روزنامہ وطن بڈگام

WATTAN
The Urdu Daily

اتوار
23 فروری 2025

SUNDAY
23-FEBRUARY-2025

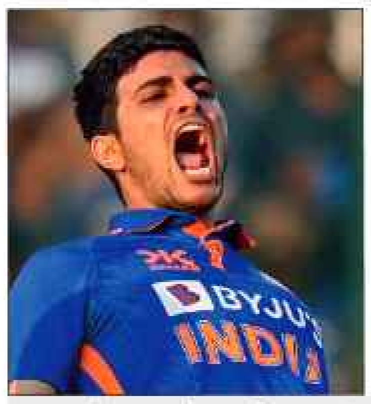

صفحہ 08 پاکستان کوئی کمتر ٹیم نہیں ہے: بگل

صفحہ 08 روہت پاکستان کیلئے خطرہ بن سکتا ہے

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■

■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 44 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■

سال 2047 تک ملک کو مکمل طور پر ترقی یافتہ اور 2027 تک پانچ ٹریلین ڈالر کی

معیشت بنانا ہماری پہلی ترجیح

وزیراعظم نے دس سالوں میں ملک کے 70 کروڑ غریبوں کی زندگیوں میں تبدیلی لائی: امیت شاہ

سرینگر/22 فروری//

سال 2047 تک اس ملک کو مکمل طور پر ترقی یافتہ ملک بنانا ہے کا اعلان کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ وزیراعظم مودی نے دس سالوں میں ملک کے 70 کروڑ غریبوں کی زندگیوں میں کئی ایسے کام کیے ہیں جو پچھلی کئی نسلوں سے نہیں ہو سکے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق پونے میں ایک تقریب کے دوران خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے قوم کے سامنے دو قراردادیں رکھی جس میں پہلی یہ کہ سال 2047 تک اس ملک کو مکمل طور پر ترقی یافتہ ملک بنانا ہے اور اسی طرح سے ملک کو 2027 تک 5 ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانا۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ قراردادیں کو آپ یہ سیکٹر کی ترقی نہیں کرسکتیں تو وہ نامکمل رہیں گی۔ امیت شاہ نے کہا کہ 5 ٹریلین ڈالر کی معیشت بنائی جاسکتی ہے۔ لیکن 2047 تک پوری قوم ترقی یافتہ نہیں ہوگی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ہر شخص کو اس کی صلاحیت کے مطابق کام دینا اور ہر فرد کو ملک کی ترقی سے جوڑنا اسی کے لیے ہی ہو رہا ہے۔ امیت شاہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ''دس سالوں میں مودی نے ملک کے 70 کروڑ غریبوں کی زندگیوں میں بہت سے کام کیے ہیں، جو کہ پچھلی کئی نسلوں سے نہیں ہوئے، گھر، گھر میں بجلی، گھر میں پانی، گھر میں بیت الخلاء، گیس، ہیلتھ انشورنس اور راشن 5 کلو فی شخص... اب 70 کروڑ لوگ اپنی پوری زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے کیا مشکل چاہتے ہیں''۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنا ہے لیکن ان کے پاس...101

17 سال کے بعد اہلیان کنگن کا دیرینہ خواب شرمندہ تعبیر

اکھال پُل عوام کے لئے وقف، وزیر اعلیٰ نے کیا ممبر اسمبلی کی موجودگی میں افتتاح

گاندربل: ۲۲ فروری//

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتے کے روز بہت سے انتظار شدہ اکھال کنگن پل کا افتتاح کیا، جو درجنوں دیہات کو سب ڈویژن سے جوڑتا ہے۔ عمر عبداللہ نے ممبر اسمبلی کنگن میاں مہر علی اور دیگر عہدیداروں کی موجودگی میں پل کا افتتاح کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق دریائے سندھ کے آر پار پھیلا ہوا اکھال پل اس علاقے کی دیرینہ ضرورت تھا، جہاں مناسب کراسنگ نہ ہونے کی وجہ سے مکینوں کو کافی مشکلات کا سامنا تھا۔ معلوم ہوا کہ اس پل، جس کی کل لمبائی 84 میٹر ہے، کو 2008 میں منظوری دی گئی تھی۔...102

معروف صحافی نصیر احمد کا انتقال

صحافتی برادری کی تعزیت

سری نگر: ۲۲ فروری//

جموں وکشمیر کے ایک معروف صحافی اور نجی نیوز چینل ZEE نیوز کے سابق بیورو چیف نصیر احمد کا ہفتہ کی صبح انتقال ہوگیا۔ مرحوم کی آخری رسومات میں صحافتی برادری سے وابستہ متعدد افراد کیساتھ ساتھ دوست واحباب کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جے کے این ایس کے...103

الیکٹرک بس سروس کامیاب، بین الاضلاعی ای بس سروس شروع کرنیکا اعلان

اننت ناگ ہوگا پہلا ضلع، پھر شمالی کشمیر کی باری، شہر سرینگر میں پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم میں بہتری

سری نگر: ۲۲ فروری//

سری نگر اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اور سرینگر میونسپل کارپوریشن کے کمشنر ڈاکٹر اویس احمد نے کہا ہے کہ سمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت کشمیر میں انٹرڈسٹرکٹ یعنی بین الاضلاعی ای بس خدمات شروع کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اننت ناگ ایسا پہلا ضلع ہوگا، جہاں یہ ای بس سروس اندرون ضلع کی خدمات میسر رکھی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر اویس احمد نے کہا کہ انٹرڈسٹرکٹ رابطے کو بڑھانے کیلئے مزید 100 ای بسوں کو قافلے میں شامل کیا جا رہا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق سری نگر اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اور سرینگر میونسپل کارپوریشن کے کمشنر ڈاکٹر اویس احمد نے ایک نجی نیوز چینل کیساتھ بات کرتے ہوئے کہا کہ...104

ہماری صلاحیت کی ترقی خود انحصاری کے اصول پر مبنی

ملک کی سلامتی کو نہ تو آؤٹ سورس کیا جاسکتا اور نہ ہی دوسروں کی بڑی تعداد پر انحصار کیا جاسکتا

سرینگر/22 فروری//

فوج ان حقائق سے واقف کہ ہماری صلاحیت کی ترقی خود انحصاری کے اصول پر مبنی، مخصوص ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھا رہی ہے کی بات کرتے ہوئے فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دویدی نے کہا کہ ماضی میں ہوئے جنگ نے اہم حقائق کو سامنے لایا ہے، جیسے غیر متناسب جنگ کے اثرات، معلوماتی جنگ کی صلاحیت، کیوبلیشن فالتو پن اور خلائی بنیادوں پر مبنی نظام یہ سب تکنیکی صلاحیتوں کے قبضے سے کارفرما ہیں اور ہمیں اس سے ایک نیا سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دویدی نے شمالی سرحدوں کا دورہ کرکے وہاں سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا اور وہاں موجود افسران اور فوجی اہلکاروں سے بات چیت کی۔ اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے فوجی سربراہ جنرل دویدی نے کہا کہ تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری اور اہم...107

سرینگر جموں شاہراہ دو طرفہ بحال ہونے کے

ساتھ ہی جگہ جگہ ٹریفک جام سے مسافر پریشان

سرینگر/22 فروری//

کچھ بندشوں کے ساتھ ہی سرینگر جموں شاہراہ پر دو طرفہ ٹریفک بحال ہونے کے ساتھ ہی جگہ جگہ ٹریفک جام کے مناظر دیکھنے کو مل رہے ہیں جبکہ سرینگر جموں شاہراہ پر ٹریفک جام کے بدترین مناظر کے بیچ جموں سے سرینگر آنے والی گاڑیوں کے ڈرائیوران مسافروں کو لوٹنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑی جا رہی ہے۔ سی این آئی کو نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ سرینگر سے جموں آنے والے گاڑی کے ڈرائیور مسافروں کو لوٹنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے ہیں۔ موسم سرما شروع ہوتے ہی لاکھوں کی تعداد میں لوگ وادی سے جموں کی طرف ہجرت کرتے ہیں اور مارچ کا مہینہ قریب آنے کے ساتھ ہی وادی واپس لوٹ جاتے ہیں تاہم مسافر کرایہ میں بے حد اضافہ کی وجہ سے لوگ پریشان رہتے ہیں۔ جموں سے...106

وادی میں یکم مارچ سے ہوگا درس وتدریس کا عمل بحال

محکمہ تعلیم نے سرمائی تعطیلات کے بعد اسکولوں کو دوبارہ کھولنے کیلئے رہنما خطوط جاری کئے

سرینگر/22 فروری//

قریب تین ماہ کی طویل سرمائی تعطیل کے بعد وادی کشمیر میں اول سے آٹھویں جماعت تک کے اسکول یکم مارچ سے کھلے گئے جس کے چلتے محکمہ تعلیم نے اسکولوں کے سربراہوں کو ہدایت دی کہ وہ اداروں کے احاطے کو صاف ستھرا اور تہوار کے انداز کے ساتھ یقینی بنائیں۔ اسی دوران معلوم ہوا ہے کہ بچے بھی سکول پھر سے کھلنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں جبکہ والدین بھی ان دنوں بچوں کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر میں قریب تین ماہ کی سرمائی تعطیل کے بعد مکمل طور پر سکول...105

ماہ رمضان کا پہلا روزہ یکم مارچ سے ہوگا

پہلے دن روزے کے اوقات 13 گھنٹے اور 18 منٹ

سرینگر/22 فروری//

ماہر فلکیات کا کہنا ہے کہ امسال رمضان المبارک کا آغاز یکم مارچ سے ہوگا اور شعبان کا مہینہ 29 دنوں پر ہی مشتمل ہوگا۔ سی این آئی کے مطابق مصر میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ برائے فلکیاتی اور جیوفزیکل ریسرچ نے اعلان کیا ہے کہ انسٹی ٹیوٹ کی سورج ریسرچ لیبارٹری کے فلکیاتی حسابات کے مطابق، شعبان کے موجودہ مہینے میں 29 روز ہوں گے، جو جمعہ 28 فروری 2025 کو فلکیاتی اعتبار سے ختم ہوں گے۔ فلکیاتی حسابات کے مطابق، رمضان المبارک 1445 ہجری مقدس مہینے کا آغاز سنیچر وار یکم مارچ 2025 کو ہوگا۔ رمضان 30 دن کا ہوگا، جو یکم مارچ سے شروع ہوکر 30 مارچ کو ختم ہوگا۔ رمضان المبارک...111

فوج کے وائٹ نائٹ کمانڈر کی سربراہی میں سیکورٹی میٹنگ

سیکورٹی صورتحال کا جائزہ اور آپریشنل تیاریوں کے بارے میں بریفنگ دی گئی

سرینگر/22 فروری//

فوج کے وائٹ نائٹ کارپس کمان کے کمانڈر لیفٹنٹ جنرل نوین سچدیوا نے جموں میں ایک مشترکہ سیکورٹی میٹنگ کی صدارت کی جس دوران انہوں نے افسران کے ساتھ سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا اور ان سے بات چیت کی۔ اس موقعہ پر انہوں نے آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لینے کے دوران فوجی افسران پر زور دیا کہ وہ آپریشنوں کے دوران اپنے معیاری ڈیوٹی کو برقرار رکھیں۔ سی این آئی کے مطابق فوج کے وائٹ نائٹ کارپس کمان کے کمانڈر لیفٹنٹ جنرل نوین سچدیوا نے جموں میں ایک مشترکہ سیکورٹی میٹنگ کی صدارت کی۔ اس موقعہ پر انہوں نے...110

بجبہاڑہ میں غیر ریاستی مزدور کی نعش برآمد

سرینگر/22 فروری//

جنوبی ضلع بجبہاڑہ میں غیر ریاستی مزدور پُراسرار طور پر مردہ پانے کے بعد پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کردی۔ سی این آئی کے مطابق جنوبی قصبہ بجبہاڑہ کے کانجی گنڈ علاقے میں سڑک کے کنارے ایک غیر ریاستی مزدور کی نعش برآمد کرلی گئی۔ ذرائع کے مطابق کچھ مقامی لوگوں نے سڑک پر نعش دیکھی جس...109

کرشنا گھاٹی پونچھ میں کنٹرول لائن کے نزدیک

زیر زمین بچھائی گئی سرنگ پھٹ جانے سے فوجی اہلکار زخمی

سرینگر/22 فروری//

جموں کے پونچھ ضلع میں کنٹرول لائن کے قریب زیر زمین بچھائی گئی بارودی سرنگ زوردار دھماکے کے ساتھ پھٹ جانے کے نتیجے میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہوگیا جس کے بعد اس کو علاج کیلئے اسپتال منتقل کیا گیا۔ سی این آئی کے مطابق پونچھ ضلع میں لائن آف کنٹرول کے قریب حادثاتی بارودی سرنگ کے دھماکے میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہوگیا۔ دفاعی ذرائع کے مطابق دھماکہ صبح 10 بجکر 50 منٹ پر مینڈھر کے کرشنا گھاٹی سیکٹر کے ناگی تاکیری علاقے میں اس وقت ہوا جب فوج کے اہلکار گشت پر تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک فوجی اس وقت زخمی ہوا جب اس نے غلطی سے بارودی سرنگ پر قدم رکھا اور اسے اسپتال منتقل...108

پاکستانی زیر قبضہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ

ضرورت پڑی تو وزیراعظم اور ہماری حکومت ملک کو محفوظ رکھنے کیلئے کچھ بھی کرینگے

سرینگر/22 فروری//

پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر اور گلگت بلتستان کو ہندوستان کا اٹوٹ انگ قرار دیتے ہوئے جموں وکشمیر بی جے پی کے صدر ست شرما نے کہا کہ وزیراعظم مودی ملک کی خودمختاری کے لیے کچھ بھی کریں گے۔ انہوں نے پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر کو جموں وکشمیر میں واپس کرنے کا مطالبہ کیا۔ سی این آئی کے مطابق 22 فروری 1994 کے سنکلپ دیوس کی یاد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جموں وکشمیر بی جے پی کے صدر ست شرما نے کہا ''ہم چاہتے ہیں کہ پی او کے، گلگت بلتستان اور اکسائی چین (چین کے غیر قانونی قبضے میں) کو ہندوستان واپس لایا جائے کیونکہ ان علاقوں کے لوگ بھی ہندوستان کے...114

شوپیان میں ضلع انتظامیہ اور محکمہ ایگریکلچر

کی انفورسمنٹ ونگ کی خصوصی کارروائی

سرینگر/22 فروری//

جنوبی ضلع شوپیان کے مضافات میں ایک خصوصی کارروائی کے دوران محکمہ ایگریکلچر کی انفورسمنٹ ونگ نے 35 کوئنٹل غیر معیاری کھاد ضبط کرکے دکان کو سیل کردیا جبکہ دکاندار کے نام وجہ بتاؤ نوٹس بھی جاری کردی گئی۔ سی این آئی کو نمائندے نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ شوپیان کے سوفہ من علاقے میں ایک دکان سے 40 کوئنٹل غیر معیاری اور غیر رجسٹرڈ کھاد ضبط کی گئی۔ نمائندے کے مطابق یہ کارروائی نائب تحصیلدار شوپیان سجاد احمد اور چیف ایگریکلچر آفیسر فاروق احمد نے محکمہ انفورسمنٹ کے ساتھ کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ چھاپہ مار کارروائی کے دوران ''ایم کیو ذبیلو پیسٹ سائنڈس'' نامی دکان جو تنویر احمد میر عرف ڈوبی ولد...113

جموں وکشمیر میں شراب پر مکمل پابندی عائد کرنیکا معاملہ

یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ ایک سماجی مسئلہ ہے، سب ساتھ دیں: التجاء مفتی

سری نگر: ۲۲ فروری//

اپوزیشن جماعت پی ڈی پی نے ہفتہ کو یہاں جموں وکشمیر میں شراب پر مکمل پابندی کیلئے حمایت حاصل کرنے کیلئے دستخطی مہم کا آغاز کیا۔ دستخطی مہم جس کا مقصد پارٹی ممبر اسمبلی کپوارہ میر محمد فیاض کے تجویز کردہ پرائیویٹ بل کی حمایت حاصل کرنا ہے جس میں شراب پر مکمل پابندی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پارٹی کی جواں سال لیڈر التجاء مفتی نے پارٹی کے جنرل سیکرٹری محمد خورشید عالم کی موجودگی میں پی ڈی پی ہیڈ آفس سری نگر میں دستخطی مہم کو شروع کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق التجاء مفتی کو شیر کشمیر پارک میں پارٹی کی شراب مخالف دستخطی مہم کا آغاز کرنا تھا، تاہم، پولیس نے انہیں پنڈال تک پہنچنے کی اجازت نہیں دی اور اس کے بجائے پارٹی دفتر...112

'پزل گیمز'.... ضعیف عمری میں دماغ کو متحرک رکھتے ہیں

ایک حالیہ مطالعے نے اس بات کو مزید تقویت پہنچائی ہے کہ 'پزل گیمز' یعنی پہیلی یا معمہ حل کرنے والے کھیل یا سرگرمیاں دماغی صحت کیلئے موثر ثابت ہوتی ہیں۔ ایک بین الاقوامی تحقیقی جرنل میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق، 50 برس سے زائد العمر افراد 'سُڈوکو' یا 'کراس ورڈز' وغیرہ جیسے پزل گیمز میں خود کو جس قدر مصروف رکھیں گے، ان کا دماغ اتنا ہی بہتر طور پر کام کرتا رہے گا۔

مطالعہ کا دائرہ کار

یہ مطالعہ برطانیہ میں 50 برس سے زائد عمر کے 19 ہزار ایک سو افراد پر کیا گیا ہے، جس کے دوران یہ دیکھا گیا کہ یہ افراد الفاظ، اعداد یا اشکال پر مشتمل معمے والی گیمز یا سرگرمیوں کو کتنا وقت دیتے ہیں۔ اس کے بعد ان پر کئی طبی معائنے کیے گئے، جس کا مقصد ان افراد میں توجہ مرکوز کرنے، یادداشت اور استدلال کی صلاحیتوں کو جانچنا تھا۔ محققین کے مطابق، نتائج سے ظاہر ہوا کہ وہ افراد جو پزل گیمز کھیلتے تھے، ان کے نتائج ایسے افراد کے مقابلے میں کہیں بہتر تھے، جو پزل گیمز میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ مطالعے کے نتائج کی روشنی میں مزید کہا گیا ہے کہ جو افراد اپنا کچھ وقت پزل گیمز کھیلنے میں صرف کرتے ہیں، ان کا دماغ ان کی طبعی عمر کے مقابلے میں 10 سال جوان ہوتا ہے۔ مزید برآں، مختصر مدتی یادداشت کے ٹیسٹ میں ایسے افراد کی عمر ان کی طبعی عمر کے مقابلے میں 8 سال جوان ہوتی ہے۔ مطالعے کے نتائج سے متعلق یونیورسٹی آف ایگزیٹر میڈیکل اسکول میں ڈیمینشیا کی لیکچرر اور متذکرہ بالا مطالعے کی مصنفہ ڈاکٹر این کوربیٹ کا کہنا ہے، "نتائج سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ دماغی سرگرمیوں میں مصروف رہنے اور ان سے دور رہنے والوں کے درمیان خصوصی طور پر رفتار اور درستگی میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ کچھ معاملات میں فرق انتہائی ڈرامائی تھا"۔

ماہرین کی آراء

ڈاکٹر کوربیٹ کہتی ہیں، "اس مطالعے کی بنیاد پر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان دماغی سرگرمیوں کے ذریعے زائد عمری میں ڈیمینشیا کے خطرات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ تاہم یہ مطالعہ ایک بار پھر ماضی کے ان تجربات کی تجدید ضرور کرتا ہے کہ لفظی اور عددی پہیلیوں پر مشتمل سرگرمیوں میں باقاعدہ طور پر مشغول رہنے والے اذہان نسبتاً بڑی عمر تک بہتر طور پر کام کرتے رہنے کے قابل ہوتے ہیں"۔ تاہم مطالعہ میں ابھی بھی ایک سوال کا جواب دستیاب نہیں ہے: طویل مدت میں پہیلی یا معمے حل کرنے والی سرگرمیاں کس طرح دماغی صحت پر اثرات مرتب کرتی ہیں اور آیا کہ یہ انسان کی ادراکی اور شعوری صلاحیتوں کو کمزور ہونے سے روکتی ہیں؟ اس حوالے سے مطالعے کے محققین، معمر افراد کے اسی گروہ کے ساتھ ایک 'فالو-اپ اسٹڈی' کا انعقاد کرنا چاہتے ہیں۔

یونیورسٹی آف ساؤتھ فلوریڈا کی پروفیسر ڈاکٹر جیری ڈی ایڈورڈز اپنے ردعمل کا اظہار کچھ ان الفاظ میں کرتی ہیں، "چونکہ یہ مطالعہ بے ترتیبی کے بجائے باہمی تعلق کی بنیاد پر کیا گیا ہے، اس لیے اس بات کو حتمی نہیں مانا جاسکتا کہ پزل گیمز کھیلنے سے ادراکی صلاحیتوں میں بہتری آتی ہے یا ان کی موجودہ استعداد برقرار رہتی ہے اور ان میں کمی نہیں آتی۔ اس کے برعکس یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پزل گیمز میں دراصل وہی لوگ دلچسپی لیتے ہوں، جن کی ادراکی صلاحیتیں بہتر ہوں۔ مزید برآں، یہ بھی ممکن ہے کہ جب ان کی ادراکی صلاحیتیں کم ہونے لگتی ہوں، وہ ان سرگرمیوں سے کنارہ کشی اختیار کرلیتے ہوں کیونکہ کمزور ذہن والے افراد کے لیے یہ گیمز کھیلنا کافی مشکل ہوتا ہے"۔ تاہم، وہ اس مطالعے سے اس حد تک ضرور اتفاق کرتی ہیں کہ ضعیف عمری میں ادراکی سرگرمیوں میں مشغول رہنا دماغی صلاحیتوں کو مزید کمزور ہونے کے خلاف ایک طرح کی قوت مدافعت فراہم کرسکتا ہے۔ وہ امریکا میں ہونے والی اس سے ملتی جلتی ایک اور تحقیق کا حوالہ بھی دیتی ہیں، جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ضعیف عمری میں کمزور پڑتی ادراکی صلاحیتیں متاثرہ افراد کے لائف اسٹائل، خصوصاً سماجی تعلقات اور سرگرمیوں میں کمی کا باعث بنتی ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر جیری ڈی ایڈورڈز کے برعکس ایریزونا میں واقع 'الزائمر پری وینشن انسٹیٹیوٹ' کی ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر جیسیکا لینگبام، اس مطالعے سے اتفاق کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ادراکی صلاحیتوں کو ابھارنے والی سرگرمیاں جیسے کہ پزل گیمز، ہماری سوچنے، توجہ مرکوز کرنے اور استدلال کی صلاحیتیں بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ "تاہم، ہم یہ نہیں جانتے کہ ان دو چیزوں میں براہ راست تعلق ہے یا پھر کچھ دیگر عناصر کارفرما ہوتے ہیں" وہ کہتی ہیں۔

دماغی توازن

لیناکس ہل ہاسپٹل، نیویارک میں یادداشت کی بے ترتیبی (میموری ڈس آرڈر) میں اسپیشلائزیشن کرنے والی نیورولاجسٹ ڈاکٹر گیاتری دیوی کہتی ہیں کہ دماغ اس وقت کام کرتا ہے جب دماغ کی 'پیتھالوجی' اور دماغ کی 'ادراکی استعداد' میں توازن ہوتا ہے۔ وہ کہتی ہیں، 'جب دماغ کی پیتھالوجی غالب آجاتی ہے، جوکہ شدید ڈیمینشیا کی صورت میں ہوتی ہے، تب دماغ کی ادراکی صلاحیتوں کو ابھارنے کی کوئی بھی کوشش اسے مزید بڑھنے سے روکنے سے قاصر ہوتی ہے۔ خوش قسمتی سے، ڈیمینشیا اور الزائمر کی اکثر اقسام سست رفتاری سے شدت پکڑتی ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ادراکی صلاحیتوں کو ابھارنے والی سرگرمیاں اختیار کرکے ڈیمینشیا کی علامات ظاہر ہونے میں تاخیر یا اس سے مکمل طور پر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ فیصلہ کن بات یہ ہے کہ آپ جیسے جیسے ضعیف العمری کی طرف بڑھنے لگیں تو اپنے دماغ کو چیلنج کرنے والی سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ مشغول رکھیں کیونکہ جب کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو دماغ کے تمام حصے اس کا حل تلاش کرنے میں مصروف ہوجاتے ہیں، جوکہ دماغ کے مجموعی ڈھانچے اور ادراکی ذخائر کو بہتر بنانے کے لیے اچھی مشق ہے"۔

مختلف تیل کے طبی فوائد

قدرت کی عطا کردہ ہر نعمت کسی نہ کسی طور انسانی صحت کے لیے فائدہ مند ہے۔ یہ نعمتیں مختلف صورتوں مثلاً پھلوں، سبزیوں، جڑی بوٹیوں یا پھر تیل کی شکل میں ہمیں دستیاب ہیں، جو ایک طرف بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ثابت ہوتی ہیں تو دوسری جانب صحت مند اور لمبی زندگی کی ضمانت بنتی ہیں۔ دنیا بھر میں مختلف اشیا سے تیار کردہ تیل کا استعمال بیماریوں سے محفوظ رہنے اور صحت مند زندگی کے حصول کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ تیل مختلف سبزیوں، میووں اور پھلوں سے نکالا جاتا ہے، جو مارکیٹ میں مہنگے اور سستے داموں مل جاتا ہے۔ آج کے مضمون ہم کچھ ایسے ہی فائدہ مند اور موثر تیلوں کا ذکر کرنے جارہے ہیں کہ یہ کس طرح اور کیوں مفید ہیں۔

ارنڈی کا تیل (Castor Oil)

ارنڈی کا تیل یا کیسٹر آئل کثیر المقاصد ویجیٹیبل آئل ہے، جس کا استعمال دنیا کے تقریباً ہر ملک میں سالہا سال سے کیا جارہا ہے۔ یہ تیل ارنڈی کے بیجوں (Ricinus communis plant) سے نکالا جاتا ہے۔ اس تیل کی خاصیت یہ ہے کہ اینٹی بیکٹیریل اور دافع سوزش خصوصیات کی بناء پر یہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ مختلف صنعتی اور فارماسیوٹیکل کمپنیاں اپنی مصنوعات کی تیاری کے لیے ارنڈی کا تیل استعمال کرتی ہیں، جس کا سب سے اہم فائدہ مدافعتی نظام کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ تیل انسانی جسم میں Lymphatic Function کو متحرک کرتا ہے۔ دوسری جانب ارنڈی کا تیل بہترین قبض کشا تاثیر کا حامل ہے۔ آنکھوں کی تمام تر تکالیف دور کرنے کے لیے بھی ماہرین اس کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں۔ اس تیل میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں، جس کے باعث یہ بالوں کی نشوونما اور جلدی مسائل مثلاً سورج کی تمازت سے جھلسی ہوئی جلد، ایکنی، خشک جلد اور مختلف نشانات کے خاتمے کے لیے ایک بہترین تیل سمجھا جاتا ہے۔

ناریل کا تیل (Coconut Oil)

دنیا بھر میں ناریل کے تیل کی درجہ بندی 'سپر فوڈ' کے طور پر کی جاتی ہے۔ ناریل میں قدرتی طور پر اینٹی بیکٹیریا، اینٹی ٹاکسائیڈ اور اینٹی فنگل اجزا شامل ہوتے ہیں اور یہ مختلف وٹامنز اور منرلز سے بھرپور ہوتا ہے۔ یوں کہہ لیں کہ ناریل کا تیل فیٹی ایسڈ کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جو صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ ان میں وزن میں کمی، دماغی صلاحیت میں بہتری، گردوں کی اچھی صحت اور مدافعتی نظام سمیت دیگر متاثر کن فوائد شامل ہیں جبکہ تیل میں شامل سیچوریٹڈ فیٹس فائدہ مند کولیسٹرول کی سطح میں اضافہ کرتے ہیں، جو قلبی امراض سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ناریل کا تیل خوبصورتی بڑھانے کا ذریعہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ نرم و ملائم جلد کا حصول، بالوں کی نشوونما یا پھر جگمگاتے دانتوں کی خواہش پوری کرنے کیلئے ناریل کا تیل بہترین انتخاب ثابت ہوتا ہے۔

بادام کا تیل (Almond Oil)

بادام کو فوائد سے بھرپور میوہ مانا جاتا ہے کیونکہ یہ وٹامن، پروٹین، پوٹاشیم، میگنیشیم اور فاسفورس جیسے منرلز پر مشتمل ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق جسم کے اندرونی اور بیرونی مسائل کے حل کے لیے بادام یا بادام کے تیل کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ تیل خاصا مہنگا ہوتا ہے لیکن اپنے اندر ایسے پوشیدہ خزانے محفوظ کیے ہوئے ہے جو نہ صرف خوبصورتی بڑھانے کا ذریعہ ہوتے ہیں بلکہ بہت سی بیماریوں کا حل بھی ثابت ہوتے ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ بادام کا تیل مختلف بیماریوں مثلاً کان کے درد، انگزیما، سوراٹیسس اور قبض کو ٹھیک کرتا جبکہ جسم کو تندرست و توانا اور آنتوں کی صحت بہتر بناتا ہے۔ روغن بادام، ناریل کے تیل کی طرح خوبصورتی بڑھانے کا ذریعہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ وٹامن ڈی کی کثرت کے سبب خواتین روغن بادام کو اینٹی ایجنگ بیوٹی پراڈکٹ کے طور پر استعمال کرسکتی ہیں۔ دوسری جانب چہرے کی خشکی دور کرنے، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں اور چہرے کی جھریوں سے نجات کیلئے بادام کا تیل بے حد مفید ہے۔

زیتون کا تیل (Olive Oil)

صحت و تندرستی کیلئے زیتون کا تیل ایک ایسا انتخاب ہے، جس کی نظیر نہیں ملتی۔ زیتون کا تیل نہ صرف کھانوں میں بلکہ بطور بیوٹی پراڈکٹ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ صحت کے حوالے سے بات کی جائے تو زیتون کا تیل مفید مونو ان سیچوریٹڈ فیٹس، کثیر مقدار میں اینٹی آکسیڈنٹس اور اینٹی انفلیمیٹری خصوصیات پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کھانا پکانے کے دوران اس کا استعمال زیادہ سے زیادہ کیا جانے لگا ہے۔ اس کا استعمال ہارٹ اٹیک، اسٹروک اور الزائمر سے تحفظ فراہم کرتا ہے جبکہ جلد کی خوبصورتی کیلئے بہترین موئسچرائزر اور بالوں کی نشوونما کیلئے بہترین ٹانک ہے۔

ٹیلی گرام نے میسج کے ترجمہ کی سہولت فراہم کردی

سان فرانسسکو // واٹس ایپ کے متبادل کے طور پر سامنے آنے والی موبائل ایپلی کیشن ٹیلی گرام نے میسج ترجمہ کرنے کا سب سے منفرد فیچر متعارف کرادیا۔ ٹیلی گرام نے سال کے آخری روز اپنے صارفین کے لیے مجموعی طور پر 4 فیچرز متعارف کرائے جن میں میسج کا ترجمہ کرنے والی سہولت سب سے منفرد ہے۔ اس فیچر کو استعمال کرنے کے لیے صارف کو سیٹنگز میں جا کر لینگویج کے آپشن میں اپنی پسندیدہ زبان کا انتخاب کرنا ہوگا، جس میں وہ پیغام پڑھنا چاہتا ہے۔ ٹرانسلیشن فیچر فی الحال اینڈرائیڈ صارفین کے لیے متعارف کرایا گیا جبکہ اگلے مرحلے میں اسے آئی او ایس 15 پلس ورژن کے لیے بھی پیش کیا جائے گا۔ فیچر ان ایبل کرنے کے بعد صارف جب کسی پیغام کو کلک کرے گا تو وہاں ٹرانسلیشن کا آپشن آجائے گا، جس پر کلک کرنے کے بعد ترجمے کو با آسانی پڑھا جاسکے گا۔ اس سے قبل صارفین کسی بھی پیغام کا ترجمہ کرنے کے لیے تھرڈ پارٹی ایپس یا پھر گوگل کی خدمات حاصل کرتے تھے۔ علاوہ ازیں ٹیلی گرام نے میسج ری ایکشن، تھیم یہ آرکوڈ اور ٹیکسٹ چھپانے کی سہولت بھی متعارف کرائی ہے۔

شکر کا زیادہ استعمال کیوں خطرناک ہے؟

کوئی بھی میٹھا تیار کیا جائے، اس کے لیے شکر کا استعمال لازمی سمجھا جاتا ہے حتیٰ کہ سوس اور پی نٹ بٹر میں بھی شکر ڈالی جاتی ہے۔ شکر، روزمرہ زندگی کا ایک ایسا جزو ہے، جس کے بغیر عام افراد کا گزارا ممکن نہیں ہوتا۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ سفید شکر انسانی صحت کے لیے کس حد تک خطرناک ہے؟ سائنسدان سفید شکر کو میٹھا زہر اور تمباکو نوشی جتنا خطرناک قرار دیتے ہیں۔ امریکا میں کی گئی تحقیق کے مطابق نوجوانوں کی دن بھر میں لی گئی کیلوریز کا 17 فیصد حصہ کین یا ریفائنڈ شوگر پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ بچوں میں یہ شرح 14 فیصد ہے۔ شکر کے نقصانات کے پیش نظر، طبی ماہرین اس کو ترک کرنے یا کم مقدار میں استعمال کرنے پر زور دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود زیادہ تر افراد شکر کے استعمال پر قابو نہیں رکھ پاتے۔ اگر آپ بھی زیادہ شکر استعمال کرنے کے عادی ہیں تو مندرجہ ذیل نقصانات سے متعلق آگہی آپ کے لیے بے حد ضروری ہے، یہ آپ کو شکر کا استعمال کم کرنے کی جانب مائل کرے گی۔

شکر کی کتنی مقدار لینی چاہیے؟

شکر کے نقصانات سے قبل یہ جاننا زیادہ اہم ہے کہ ایک انسان کو دن میں کتنی مقدار میں شکر لینی چاہیے۔ ایک اندازے کے مطابق ہر پاکستانی دن میں اوسطاً 62 گرام شکر کی مقدار حاصل کرتا ہے جوکہ بہت زیادہ ہے۔ امریکن ایسوسی ایشن کے مطابق مردوں کے لیے دن میں 5.37 گرام یا 9 چمچ جبکہ عورتوں کے لیے 25 گرام یا 6 چمچ چینی کی مقدار مناسب ہے۔ اس سے زائد مقدار انسانی جسم کے لیے خطرناک اور بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے۔

موٹاپے کی وجہ

تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ دنیا میں موٹاپے کی شرح میں اضافے کا ایک سبب شکر کا زائد استعمال بھی ہے۔ خاص طور پر میٹھے مشروبات (مثلاً سوڈا، جوسز اور میٹھی چائے) وزن میں تیزی سے اضافہ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ ان مشروبات میں شکر کی سادہ قسم فرکٹوس پائی جاتی ہے، جو انسان کی بھوک میں اضافہ کرنے کے ساتھ گلوکوز کی سطح کو بھی بڑھا دیتی ہے۔ دوسری جانب میٹھے مشروبات کیلوریز میں تیزی سے اضافہ کرنے کا سبب بنتے ہیں اور یہ اضافہ چند ہی دنوں میں موٹاپے کی وجہ بن جاتا ہے۔

ذیابطیس کی وجہ

گزشتہ تیس سالوں کے دوران، دنیا بھر میں ذیابطیس کے مریضوں کی تعداد میں دگنا اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ اس مرض کی کئی وجوہات پیش کی جاتی ہیں، تاہم اس کے باوجود شکر کے زائد استعمال اور ذیابطیس کے مرض کے درمیان ایک خاص تعلق پایا جاتا ہے۔ چینی کی صورت میں اضافی 150 کیلوریز ذیابطیس ٹائپ ٹو کا خطرہ بڑھا دیتی ہیں۔ یہی نہیں، ایک تحقیق میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ چینی کا زیادہ استعمال ذیابطیس ٹائپ تھری (دماغی ذیابطیس) کی وجہ بھی بنتا ہے۔

ایکنی کا شکر سے تعلق

اگر آپ کی خوراک کا بیشتر حصہ ریفائنڈ کاربوہائیڈریٹ والی غذاؤں اور میٹھے مشروبات پر مشتمل ہے تو ایسی خوراک بھی آپ کی جلد کیلئے مضر ہوسکتی ہے۔ شکر کے زیادہ استعمال سے بلڈ شوگر لیول بڑھ جاتا ہے اور جسم انسولین کی زیادہ مقدار بنانے لگتا ہے۔ یہ زائد مقدار ایکنی بنانے والے ہارمون اینڈروجن کی پیداوار، آئل گلینڈ کو متحرک کرنے اور سوزش بڑھانے کا سبب بن جاتی ہے۔

دل کی صحت کیلئے خطرہ

شکر کی زائد مقدار والی غذائیں بہت سی بیماریوں کے ساتھ ساتھ دل کی بیماریوں کو حملہ آور ہونے کی دعوت دیتی ہیں۔ 30 ہزار افراد پر کی گئی تحقیق کے نتائج کے مطابق، وہ افراد جنہوں نے 17 سے 21 فیصد کیلوریز شکر کے ذریعے حاصل کی تھیں، ان میں دل کی بیماریوں کا تناسب 38 فیصد تھا جبکہ وہ افراد جنہوں نے 8 فیصد کیلوریز حاصل کی ان میں دل کے امراض کی شرح 10 فیصد تھی۔

کینسر کے خطرات کا بڑھ جانا

جو لوگ شکر کی زائد مقدار استعمال کرتے ہیں، ان میں کینسر کا خطرہ عام افراد کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ شکر کی زائد مقدار انسولین میں اضافے، موٹاپے اور سوزش کا سبب بنتی ہے اور یہ تمام عوامل کینسر کے خطرات پیدا کرتے ہیں۔ 43 ہزار افراد پر کی گئی تحقیق کے نتائج کے مطابق شکر کا زیادہ استعمال غذائی نالی کے کینسر، پھیپھڑوں کے کینسر اور چھوٹی آنت کے کینسر کا باعث بن سکتا ہے۔ حالیہ تحقیقی نتائج کے مطابق وہ خواتین جو ہفتے میں تین مرتبہ کوکیز، بن یا میٹھی غذاؤں کا استعمال کرتی ہیں، ان میں ہفتے میں ایک آدھ بار میٹھی غذائیں استعمال کرنے والی خواتین کی نسبت 4.1 گنا کینسر کا خطرہ پایا جاتا ہے۔

عمر کے مطابق صحت مند زندگی گزاریں

یہ بات زبان زد خاص و عام کہ عمر میں کیا رکھا ہے، دل جوان ہونا چاہیے یا پھر عمر محض ایک ہندسہ ہے۔ کہنے اور سننے میں تو یہ باتیں بہت اچھی لگتی ہیں، لیکن حقیقت یہی ہے کہ ہر گزرتا لمحہ آپ کی عمر گھٹا رہا ہے اور آپ کو پیرانہ سالی کی طرف لے جا رہا ہے۔ اکثر لوگوں کو جوانی گزارنے یہاں تک کہ ادھیڑ عمر ہونے کے بعد ہوش آتا ہے کہ اگر وہ اپنا طرز زندگی بہت پہلے ہی تبدیل کرلیتے تو حالات یکسر مختلف ہوتے۔ اگر آپ ایک صحت مند زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس مضمون کے ذریعے اپنی عمر کے مطابق ابھی سے اپنے طرز زندگی پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

جیسے ہی آپ کی عمر 30 سال کی حد عبور کرجائے تو آپ کو اپنے معمولات میں تبدیلی لاتے ہوئے اپنے لیے وقت نکالنا بہت ضروری ہوجاتا ہے۔ مثلاً اگر آپ صبح یا شام کو چہل قدمی کرنا اپنا معمول بنالیتے ہیں اور کبھی ناغہ نہیں کرتے تو آپ 70 سال کی عمر میں بھی اتنی ہی آسانی اور مزے سے چہل قدمی کررہے ہوں گے اور تھکن نہیں ہوگی۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ آپ کم وزن سے ایکسر سائز کا آغاز کریں اور جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا تو آپ کے زائد وزن اٹھانے کی صلاحیت بھی بڑھتی چلی جائے گی۔ خیر یہ تو ایک مثال تھی کہ کوئی بھی چیز مستقل مزاجی سے کی جائے تو وہ آپ کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہے اور آپ اسے غیر محسوس طریقے سے کرنا شروع ہوجاتے ہیں۔ اگر اس وقت آپ کی عمر تیس سال سے اوپر ہے تو آپ کو درج ذیل مشوروں پر عمل کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

اپنی جلد پر مہربان رہیں

جلد آپ کے جسم کا ایک اہم عضو ہے۔ اگر اس کی دیکھ بھال اچھی طرح کی جائے تو یہ پورے جسم کی دیکھ بھال میں لگی رہتی ہے، ساتھ ہی جسم کے درجہ حرارت کو کنٹرول اور حس کو زندہ رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو چاہیے کہ:

☆ باہر نکلتے وقت سن اسکرین لگائیں
☆ ہر سال اسکن کینسر اسکریننگ کروائیں
☆ اینٹی ایجنگ اسکن کیئر روٹین اپنائیں
☆ جلد کیلئے موزوں پروڈکٹس استعمال کریں
☆ پانی زیادہ سے زیادہ پیا کریں

ایکسر سائز کو معمول بنائیں

ایکسر سائز کا معمول آپ کو بیماریوں سے دور رکھتا ہے، خاص طور پر دل کے امراض اور کینسر کے خلاف متحرک رکھتا ہے۔ ایکسر سائز سے ذہنی تناؤ میں کمی کے علاوہ نیند، جلد اور ہڈیوں کی صحت میں بہتری آتی اور موڈ بہتر رہتا ہے۔ ماہرین صحت تجویز کرتے ہیں کہ ہفتے میں ڈھائی سے پانچ گھنٹے کی عام اور سوا سے ڈھائی گھنٹے کی تیز ایکسر سائز یا دونوں کا امتزاج آپ کے عضلات کو مضبوط بناتا ہے۔ یہ ایکسر سائز واکنگ، سوئمنگ، سائیکلنگ اور ویٹ لفٹنگ پر مشتمل ہوسکتی ہے۔

خوراک کا خیال رکھیں

اپنی عمر کے مطابق غذاؤں کا انتخاب آپ کی عمر میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ ماہرین غذائیت کے مطابق آپ کو درج ذیل غذاؤں کو اپنی خوراک کا حصہ بنانا چاہیے۔

☆ پھل اور سبزیاں استعمال کریں۔
☆ روکھا پروٹین، جیسے مچھلی اور پھلی کھائیں۔
☆ روزانہ کم سے کم تین اونس بغیر چھنا دلیہ، بغیر چھنے آٹے کی روٹی، چاول اور پاستا لیں۔
☆ کم چکنائی والی ڈیری مصنوعات جیسے کہ دودھ، دہی اور پنیر وغیرہ جن میں وٹامن ڈی ہوتا ہے۔
☆ صحت بخش چکنائی کھائیں۔
☆ پروسیس کی ہوئی غذاؤں، ریفائنڈ شوگر اور غیر صحت بخش چکنائی (مرغن غذاؤں) سے پرہیز کریں۔
☆ نمک کا استعمال کم سے کم کریں تاکہ بلڈ پریشر کی سطح کم رہے۔
☆ تمباکو نوشی سے پرہیز کریں۔

ذہنی دباؤ کم سے کم لیں

ذہنی دباؤ صرف آپ کی ذہنی ہی نہیں جسمانی صحت کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس طرح وقت سے پہلے آپ کے چہرے پر جھریاں پڑنے اور دل کی بیماریاں ہونے کے مواقع بڑھنے لگتے ہیں۔ اسی لیے ذہنی دباؤ کو دور یا کم کرنے کیلئے ریلیکس ہونے کی تکنیکس اپنائیں جیسے کہ مراقبہ، سانس کی مشقیں، یوگا، بھرپور نیند اور دوستوں سے بات چیت وغیرہ۔ پنج وقتہ نماز کی عادت بھی ذہنی دباؤ کو کم کرنے میں بہت مدد دیتی ہے۔

نئے مشغلے اپنائیں

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

اسرو کے چیئرمین نے بھارتی خلائی مشن اور ٹیکنالوجی کی ستائش کی

بنگلورو// اسرو کے چیئرمین وی نارائنن نے کہا کہ ہندوستان نے آج تین کرایوجینک نظام تیار کیے ہیں اور یہ ٹیکنالوجی رکھنے والے دنیا کے چھ ممالک میں سے ایک ہے۔ بدھ کو بنگلورو میں ٹیک دیو گول کے سب سے بڑے ٹیمپس کے آغاز کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے ہندوستانی خلائی پروگرام کے ذریعے قائم کیے گئے عالمی ریکارڈوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا ہم بہت واضح تھے کہ ہمیں عالمی رہنما بننے کی ضرورت ہے۔ آج ہمارے پاس تین عالمی ریکارڈ ہیں۔ انجن ٹیسٹ سے لے کر پرواز تک کبھی بھی دوسرے ملک کی طرف سے کم از کم وقت 42 مہینے لگتا ہے، اور ہم نے اسے 28 مہینوں میں کیا ہے۔ نارائنن، جنہوں نے 14 جنوری کو انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کے چیئرمین کا عہدہ سنبھالا، کہا کہ 16 جنوری کو، ہندوستان نے SpaDeX ڈاکنگ کے تجربے کو کامیابی سے انجام دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان چوتھا ملک بن گیا جس کے پاس خلائی ڈاکنگ کی ٹیکنالوجی ہے۔ ملک کا پہلا سیٹلائٹ 1979 میں لانچ کیا گیا تھا، اور 29 جنوری کو اسرو نے اپنا 100 واں لانچ کیا۔ یہ ایک شاندار اور کامیاب لانچ تھا۔ ایک ہلکے نوٹ پر، نارائنن نے کہا کہ دیپاولی راکٹ اور "ہمارے راکٹ" میں تھوڑا سا فرق ہے۔ دیپاولی راکٹ جہاں چاہیں جا سکتے ہیں، ہمیں جہاں چاہیں جانا چاہیے۔ انہوں نے اپنی دیپاولی کی تقریبات کے بارے میں ایک کہانی بھی شیئر کرتے ہوئے کہا، پچھلی دیپاولی میں، میں نے 12 راکٹ خریدے تھے اور پہلا راکٹ روشن کرتے ہوئے، میں دعا کر رہا تھا کہ یہ راکٹ، مائع پروپلشن سسٹم سنٹر کے ڈائریکٹر کے طور پر، کسی کے گھر تک نہ جائے۔ لیکن یہ آٹھویں منزل پر اترا! میں نے باقی کو روشن نہیں کیا۔ آج کل ہم جہاں بھی جاتے ہیں، ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ ہندوستان کب خلائی ٹیکنالوجی میں نمبر 1 بنے گا۔ خلائی پروگرام 1962 میں شروع کیا گیا تھا، اور 1967 میں، پہلا مقامی راکٹ لانچ کیا گیا تھا۔ 1961 میں یوری گاگرین نے خلا کا سفر کیا۔ 1969 میں جب میں پہلی جماعت میں تھا، گاؤں کے ایک اسکول میں فرش پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی چاند پر اترا ہے۔ جب ہم نے اپنا پروگرام شروع کیا تو ہم زیادہ ترقی یافتہ ممالک سے 60-70 سال پیچھے تھے۔ خلائی تحقیق میں ہندوستان کی ترقی کی وضاحت کرتے ہوئے، نارائنن نے آج کہا، ملک کے مدار میں 131 سیٹلائٹ ہیں اور لانچ گاڑیوں کی چھ نسلیں تیار کی گئی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ چندریان 3 پہلا مشن ہے جو چاند کے جنوبی قطب پر نرم زمین پر اترا اور ہندوستان پہلا اور واحد ملک ہے جس نے اسے پورا کیا ہے۔ اسرو کے چیئرمین نے کہا کہ چندریان- 1 نے چاند پر پانی کے مالیکیولز پائے اور اس کا سہرا ہندوستان کو جاتا ہے، اور "کچھ کریڈٹ امریکہ کو بھی جاتا ہے"۔

شمال مشرق کے بغیر ہندوستان نامکمل/ امت شاہ

نئی دہلی// مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعرات کو شمال مشرقی خطے (این ای آر) میں "اتحاد" کے اہم کردار پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان شمال مشرق کے بغیر نامکمل ہے۔ لفظ 'اتحاد' شمال مشرق کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ آزادی کے کئی سالوں کے بعد، ملک کا یہ حصہ - جو اتر پردیش سے بھی بڑا ہے، دہلی سے اور دل کے دروازے بھی تھی سے دور ہی رہا۔ کنیکٹیوٹی کے ساتھ پی ایم مودی نے ان دونوں فاصلوں کو کم کر دیا ہے۔ آج شمال مشرق پورے ہندوستان کا ہے۔ یہاں خطے میں ہونے والی بہت سی ترقیوں کا سہرا وزیر اعظم نریندر مودی کو دیتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ نوجوانوں کے لیے سیاحت، ٹیکنالوجی، زراعت اور صنعت کاری جیسے مختلف شعبوں میں بہت سے مواقع موجود ہیں۔ "شمال مشرق کی آٹھ ریاستیں ہندوستان کو خوشحال بنانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ثقافتی ہو یا معاشی ترقی، کھیل ہو یا تحقیق اور ترقی، ہر شعبے میں شمال مشرق کے نوجوانوں کے لیے بہت سارے مواقع ہیں۔ سیاحت سے لے کر ٹیکنالوجی تک، کھیل سے خلاء تک، زراعت سے لے کر انٹرپرینیورشپ تک، بینکنگ سے لے کر کاروبار تک یہاں بہت امکانات ہیں۔ یہ مودی حکومت کی طرف سے اس سمت میں کیے گئے کام کی وجہ سے ہے۔ شمال مشرق کی ثقافتی دولت کا ذکر کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ اس خطے میں 160 سے زیادہ قبائل اور 200 دیگر کمیونٹیز ہیں اور اس کے باشندے 200 سے زیادہ بولیاں اور زبانیں بولتے ہیں۔ "جب میں اپنی پارٹی کا صدر تھا، میں نے شمال مشرق میں 22 دن کا سفر کیا اور اس کی دولت کو سمجھا۔ میرا مطلب دولت کے لحاظ سے نہیں ہے۔ ہمارے علاقے میں 200 سے زیادہ برادریاں رہتی ہیں۔ یہاں 160 سے زیادہ قبائل رہتے ہیں۔ یہاں 200 سے زیادہ بولیاں اور زبانیں بولی جاتی ہیں۔" شاہ نے کہا کہ 50 سے زیادہ منفرد تہوار منائے جاتے ہیں۔

مرکزی وزیر مارگریٹا نے بھوٹان کے وزیر اعظم کا خیر مقدم کیا

نئی دہلی// مرکزی وزیر مملکت برائے امور خارجہ پبیترا مارگریتا نے جمعرات کو بھوٹان کے وزیر اعظم شیرنگ توبگے کا خیر مقدم کیا۔ وہ دارالحکومت میں اسکول آف الٹیمیٹ لیڈرشپ کے لیڈرشپ کنکلیو میں شرکت کرنے والے ہیں۔ توبگے اس تقریب میں کلیدی مقرر کے طور پر شرکت کریں گے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزارت خارجہ کے سرکاری ترجمان نے کہا، "بھوٹان کے پی ایم شیرنگ توبگے کا پرتپاک استقبال۔ وہ اسکول آف الٹیمیٹ لیڈرشپ کے لیڈرشپ کنکلیو میں شرکت کے لیے ہندوستان پہنچے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی 21 فروری کو بھارت منڈپم، نئی دہلی میں SOUL لیڈرشپ کنکلیو کا افتتاح کریں گے، وزیر اعظم کے دفتر نے ایک سرکاری بیان میں کہا کہ وہ اس موقع پر اجتماع سے خطاب بھی کریں گے۔ یہ دو روزہ کانفرنس 2 فروری کو منعقد ہوگی۔ ایک پریمیئر پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گا جہاں سیاست، کھیل، آرٹس اور میڈیا، روحانی دنیا، عوامی پالیسی، کاروبار اور سماجی شعبے جیسے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے رہنما اپنے متاثر کن زندگی کے سفر کا اشتراک کریں گے اور قیادت سے متعلق پہلوؤں پر تبادلہ خیال کریں گے۔ ان کے دفتر نے کہا کہ یہ کانکلیو تعاون اور سوچ کی قیادت کے ایک ماحولیاتی نظام کو فروغ دے گا، جو ناکامیوں اور کامیابیوں دونوں سے سیکھنے کی سہولت فراہم کرے گا، تاکہ نوجوان سامعین کو متاثر کیا جا سکے۔ اسکول آف الٹیمیٹ لیڈرشپ گجرات کا ایک آنے والا لیڈرشپ ادارہ ہے جو مستند لیڈروں کو عوامی بھلائی کو آگے بڑھانے کے قابل بناتا ہے۔

اڈانی گروپ کا ٹی ٹی ایم ای بی آئی ٹی ڈی اے بڑھ کر 86,789 کروڑ ہوا

نئی دہلی// بندرگاہوں سے لے کر توانائی تک مختلف شعبوں میں کام کرنے والی ملک کی اہم کمپنی اڈانی گروپ نے آج اعلان کیا کہ دسمبر 2024 تک اس کے پورٹ فولیو کا ای بی آئی ٹی ڈی اے، پہلے کی آمدنی کے مقابلے میں سالانہ بنیاد پر 10.1 فیصد کے اضافہ کے ساتھ 86,789 کروڑ روپے کی ریکارڈ بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ گروپ نے جمعرات کو اپنی رسمی پریس ریلیز میں بتایا کہ جاری مالی سال 2024-25 کی اکتوبر-دسمبر سہ ماہی میں گروپ کی کمپنیوں کا ای بی آئی ٹی ڈی اے 17.2 فیصد بڑھ کر 22,823 کروڑ روپے ہو گیا۔ اڈانی گروپ نے کہا کہ اس کی پورٹ فولیو کمپنیاں اعلیٰ سرمایہ کاری کے راستے پر گامزن ہیں، جس سے پروجیکٹ کے عمل درآمد اور کیش فلو کی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس حکمت عملی کا مقصد گروپ کی متعلقہ کمپنیوں کو اپنے - اپنے شعبوں میں عالمی سطح پر سرفہرست بنانا ہے۔ گروپ کے بنیادی بنیادی ڈھانچے کے پورٹ فولیو نے کیش فلو کی پیداوار کو مضبوط کیا، جس کا کل پورٹ فولیو ای بی آئی ٹی ڈی اے میں 84 فیصد کا تعاون رہا۔ گروپ کے اس "بنیادی بنیادی ڈھانچہ" پلیٹ فارم میں اڈانی انٹرپرائزز لمیٹڈ (اے ای ایل) کے انکیوبیٹنگ انفراسٹرکچر کاروبار، یوٹیلیٹی کمپنیاں (اڈانی گرین انرجی، اڈانی پاور، اڈانی انرجی سولوشنز اور اڈانی ٹوٹل گیس) اور نقل و حمل کے شعبے کی کمپنیاں (اڈانی پورٹس اینڈ ایس ای زیڈ) شامل ہیں۔

وی اننتھا ناگیشورن کی بطور چیف اقتصادی مشیر میعاد مارچ 2027 تک بڑھائی گئی

نئی دہلی// حکومت نے 20 فروری کو چیف اکنامک ایڈوائزر وی اننتھا ناگیشورن کی میعاد میں مارچ 2027 تک دو سال کی توسیع کا اعلان کیا۔ ناگیشورن نے جنوری میں سالانہ اقتصادی سروے لکھا جس میں یکم اپریل سے شروع ہونے والے اگلے مالی سال میں جی ڈی پی کی شرح نمو 6.3٪-6.8٪ کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ ناگیشورن نے پہلی بار جنوری 2022 میں سی ای اے کا چارج سنبھالا تھا۔ انہوں نے ہندوستان اور سنگاپور میں کئی بزنس اسکولوں اور انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ میں پڑھایا ہے اور بڑے پیمانے پر شائع کیا ہے۔ وہ IFMR گریجویٹ سکول آف بزنس کے ڈین اور Krea یونیورسٹی میں اکنامکس کے ایک ممتاز وزیٹنگ پروفیسر تھے۔ وہ 2019 سے 2021 تک وزیر اعظم ہند کی اقتصادی مشاورتی کونسل کے پارٹ ٹائم ممبر بھی رہے ہیں۔ انہوں نے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ، احمد آباد سے مینجمنٹ میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ اور ایمہرسٹ میں یونیورسٹی آف میساچوسٹس سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

ریکھا کابینہ میں شامل کپل مشرا پوروانچل کا جانا پہچانا چہرہ ہیں

نئی دہلی// طلبہ کی سیاست سے اپنی عوامی زندگی کا آغاز کرنے والے اور ریکھا کابینہ میں شامل ہونے والے کپل مشرا قومی دارالحکومت دہلی کے پوروانچل سے ایک جانا پہچانا نام ہے۔ مسٹر مشرا اس وقت دہلی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے نائب صدر ہیں اور حال ہی میں ہوئے دہلی اسمبلی انتخابات میں کراول نگر اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے منتخب ہوئے ہیں۔ مسٹر مشرا اصل میں دیوریا، اتر پردیش کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے دہلی یونیورسٹی سے سوشل ورک میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی ہے۔ مسٹر مشرا نے اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) کے رکن کے طور پر کیا اور کالج کی تعلیم کے دوران اس تنظیم میں کئی اہم عہدوں پر فائز رہے۔

غیر ملکی کرنسی کے مضبوط ذخائر کے باعث روپے نے

دیگر عالمی کرنسیوں کے مقابلے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا/ گوئل

نئی دہلی// غیر ملکی کرنسی کے مضبوط ذخائر کی وجہ سے روپے نے دیگر عالمی کرنسیوں کے مقابلے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ مرکزی وزیر پیوش گوئل نے بدھ کو اوکھلا میں صنعتی ایسوسی ایشن کے نمائندوں کے ساتھ ایک میٹنگ کے موقع پر یہ بات کہی۔ انہوں نے جمعرات کو اجلاس میں اٹھائے گئے مسائل کے حوالے سے پریس سے خطاب کیا۔ ہندوستانی روپے کی گراوٹ کے بارے میں بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "ملک کی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مقابلے ہندوستانی روپیہ مضبوط ہوا ہے۔ امریکی انتخابات کے بعد دنیا بھر کی تقریباً تمام کرنسیاں نیچے آگئی ہیں۔ لیکن ہندوستان کے پاس زرمبادلہ کے اچھے ذخائر تھے اس لئے ہندوستانی روپے نے دیگر کرنسیوں کے مقابلے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا" گوئل نے کہا، "ہم نے یہاں کی صنعت سے متعلق مسائل پر صنعتی نمائندوں کے ساتھ بات چیت کی اور انہیں حل بھی کیا۔ ہم نے یہاں 20 ہزار مربع فٹ پر پھیلا ہوا ایک اسکل ڈیولپمنٹ سینٹر شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی 10 ہزار مربع فٹ کے علاقے میں ایک اسٹارٹ اپ انکیوبیشن ہب بھی بنے گا۔ اس سے روزگار دینے اور تحقیق کرنے میں مدد ملے گی۔ مرکز نے ملک کے مختلف حصوں میں پلگ اینڈ پلے انفراسٹرکچر کے ساتھ 100 سے زیادہ صنعتی مرکز شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو صنعتی ترقی کا ایک ہاٹ سپاٹ ہوں گے۔ غیر ترقی یافتہ صنعتی پلاٹوں کے بارے میں پوچھے جانے پر گوئل نے کہا، "تجویزیں اس وقت آتی ہیں جب کوئی صنعتی مقاصد کے لیے زمین کا مطالبہ کرتا ہے۔

وزیر خارجہ نے جوہانسبرگ میں سنگاپور، برازیل کے ہم منصبوں سے ملاقات کی

جوہانسبرگ// وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعرات کو جنوبی افریقہ کے جوہانسبرگ میں G20 وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے موقع پر سنگاپور اور برازیل کے اپنے ہم منصبوں کے ساتھ میٹنگ کی۔ جے شنکر اور ان کے سنگاپوری ہم منصب ویوین بالاکرشنن نے دوطرفہ تعلقات کو آگے بڑھانے میں اپنے کام پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے دنیا کی حالت کے بارے میں بھی بات کی۔ جے شنکر نے جوہانسبرگ میں اپنے برازیلی ہم منصب مورو ویرا سے بھی ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات، عالمی پیش رفت اور G20 اور برازیل کی برکس صدارت میں دو ممالک کے کام پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ آج جوہانسبرگ میں برازیل کے وزیر خارجہ مارو ویارا سے مل کر خوشی ہوئی۔ دوطرفہ تعلقات، عالمی پیشرفت، G20 میں ہمارے کام اور برازیل کی برکس صدارت پر تبادلہ خیال کیا۔ آپ کو بتا دیں کہ وزیر خارجہ جے شنکر جنوبی افریقہ کے دو روزہ دورے پر ہیں G20 وزرائے خارجہ برائے جنوبی افریقہ کے بین الاقوامی وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کے لیے جوہانسبرگ میں ہیں۔ ایک پریس ریلیز میں، وزارت خارجہ نے کہا، جی 20 کے وزرائے خارجہ کی میٹنگ میں وزیر خارجہ کی شرکت G20 ممالک کے ساتھ ہندوستان کی مصروفیت کو مضبوط کرے گی اور اس اہم فورم میں گلوبل ساؤتھ کی آواز کو تقویت دے گی۔ وزیر خارجہ سے وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے حاشیے میں چند دوطرفہ میٹنگوں کی توقع ہے۔ غور طلب ہے کہ جنوبی افریقہ نے 1 دسمبر 2024 سے نومبر 2025 تک G20 کی صدارت سنبھالی۔ جنوبی افریقہ کی G20 صدارت کا موضوع یکجہتی، مساوات، پائیداری ہے۔ سرکاری بیان کے مطابق، تھیم شیرپا اور فنانس ٹریکس دونوں میں ورکنگ گروپس کی ترجیحات کی رہنمائی کرتا ہے اور جنوبی افریقہ کی G20 صدارت کے اعلیٰ سطحی ڈیلیوریبلز کو مطلع کرتا ہے۔ G20 ترقی پذیر اور ترقی یافتہ دونوں ممالک کا ایک بین الاقوامی فورم ہے جو عالمی اقتصادی اور مالیاتی مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جی 20 کے ارکان میں دنیا کی بڑی معیشتیں شامل ہیں، جو عالمی مجموعی گھریلو پیداوار کا 85 فیصد، بین الاقوامی تجارت کا 75 فیصد سے زیادہ، اور دنیا کی تقریباً دو تہائی آبادی کی نمائندگی کرتی ہیں۔

امیت شاہ کی میزورم، اروناچل کے لوگوں کو یوم تاسیس پر مبارکباد

نئی دہلی// مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعرات کو میزورم اور اروناچل پردیش کے لوگوں کو یوم تاسیس پر مبارکباد دی۔ اپنے سوشل میڈیا ہینڈل ایکس پر مسٹر شاہ نے کہا: "میزورم کی ہماری بہنوں اور بھائیوں کو ریاستی یوم تاسیس پر مبارکباد۔ بھرپور ورثے سے مالا مال میزورم کے لوگوں نے ہمیشہ ملک کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ میں ریاست کی مسلسل ترقی کی خواہش کرتا ہوں۔" اروناچل پردیش کے لوگوں کو مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے کہا، "اروناچل پردیش کے ہماری بہنوں اور بھائیوں کو ریاستی یوم تاسیس پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔ قدرتی حسن اور ثقافتی تنوع سے مالا مال اروناچل پردیش نے ہندوستان کی ترقی میں بہت بڑا حصہ ڈالا ہے۔

پرویش ورما کو سیاست وراثت میں ملی

نئی دہلی// نئی دہلی اسمبلی سیٹ سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ٹکٹ پر جیت کر اسمبلی پہنچنے والے پرویش صاحب سنگھ ورما کو سیاست وراثت میں ملی ہے۔ 7 نومبر 1977 کو دہلی میں پیدا ہوئے مسٹر ورما سابق وزیر اعلیٰ صاحب سنگھ ورما کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے بچپن سے ہی اقتدار اور حکومت کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ مسٹر ورما کا مدھیہ پردیش سے بھی گہرا رشتہ ہے۔ ان کے سسرال والے مدھیہ پردیش کے دھار ضلع میں رہتے ہیں۔ مسٹر ورما کے سسر وکرم ورما بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر لیڈر اور سابق مرکزی وزیر ہیں۔ حالیہ دہلی اسمبلی انتخابات کے دوران سسرال والوں نے بھی اپنے داماد کی جیت کے لیے پوری کوشش کی۔ مسٹر سنگھ کی تعلیم دہلی پبلک اسکول، آر کے پورم میں ہوئی اور دہلی یونیورسٹی کے کروڑی مل کالج سے انہوں نے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے انٹرنیشنل بزنس میں ایم بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ بی جے پی کے رکن اسمبلی کا مہرولی اسمبلی حلقہ سے گہرا تعلق ہے۔ چاہے ان کی کامیابی جتنی بھی بلندیوں پر پہنچ جائے، وہ دہلی کی مہرولی اسمبلی سیٹ کو کبھی نہیں بھولیں گے کیونکہ اسی سیٹ پر انہوں نے 2013 میں کانگریس کے سینئر لیڈر یوگنند شاستری کو شکست دی تھی اور خبروں میں آئے تھے۔ پھر 2014 اور 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں وہ مغربی دہلی سے جیت گئے۔ اس جیت نے ان کی سیاسی شبیہ کو مزید وسعت دی اور بی جے پی میں ان کی گرفت مضبوط ہوئی۔ درمیان اثنا، مسٹر سنگھ عوام میں اتنے ہی مقبول رہے ہیں جتنے وہ پارٹی میں سرگرم رہے ہیں۔ اس بار انہوں نے عام آدمی پارٹی (آپ) کے قومی کنوینر اور سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو شکست دی ہے۔ وہ اکثر اپنے سخت بیانات کی وجہ سے خبروں میں رہتے ہیں۔

'وکست بھارت' میں اردو زبان کا اہم رول ہوگا/ ڈاکٹر شمس اقبال

نئی دہلی// 'وکست بھارت' کے نظریے میں اردو کے روشن مستقبل اور فروغ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل) کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ 'وکست بھارت' میں اردو زبان کا اہم رول ہوگا کیوں کہ یہ کثیر لسانی ملک ہے اور اردو بھی ملک کی ترقی میں کردار ادا کرنے سے پیچھے نہیں ہے۔ یہ بات انہوں نے این سی پی یو ایل کے ذریعہ منعقدہ سہ روزہ عالمی اردو کانفرنس سے متعلق ایک پریس کانفرنس میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ یوم مادری زبان کا جشن کے موقع پر 21 سے 23 فروری تک منعقد ہونے والی سہ روزہ عالمی اردو کانفرنس بعنوان وکست بھارت کا وژن، اردو زبان کا مشن میں اردو زبان کے فروغ، اردو زبان کا دوسری زبان کے ادب سے رشتہ، کثیر لسانی ملک میں اردو کا دوسری زبان کے ساتھ رویہ کیا ہونا چاہیے کیا ہمیں اپنے کنٹنٹ پر نظر نہیں ڈالنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ملک کی تعمیر و ترقی میں اردو زبان کا رول کیا ہونا چاہیے، اردو زبان میں بہت سی چیزیں جو پہلے تھیں جن میں اب تبدیلی آگئی ہے، اس کانفرنس میں اس پر توجہ ڈالی جائے گی۔ ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ سہ روزہ عالمی اردو کانفرنس میں اردو کے کاز کو آگے بڑھانے کے لئے انفوٹمنمنٹ و میڈیا کا استعمال، اردو زبان کی ترویج و اشاعت کے لئے آرٹیفیشیل انٹلی جنس (اے آئی) کا استعمال، بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کے درمیان ہموار رابطے کا استحکام، اردو کے مدھوبن میں رادھا کرشن، اردو تخلیقات میں سماجی، ثقافتی، سے اسی اقدار کی عکاسی، عوامی تعلیمی نظام اردو کا سمٹتا دائرہ اور اصلاحی اقدامات جیسے عنوانات پر ماہرین اپنے خیالات اور مقالات پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان میں اردو کا مقام کیا ہوگا اس کانفرنس میں اس پر بات چیت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سہ روزہ عالمی اردو کانفرنس میں آذربائیجان، مصر، متحدہ عرب امارات، قطر، نیپال اور جرمنی، امریکہ اور دیگر ممالک کے اردو سے وابستہ حضرات شامل ہیں۔ کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر اقبال نے کہا اس کانفرنس میں ہندوستان میں جہاں اردو بولی جاتی ہے اور جہاں اردو پھل پھول رہی ہے، وہاں کے لوگوں کو دعوت دی گئی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اردو کے صحافی اردو کے تئیں کونسل کے اغراض و مقاصد کو عوام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے اردو صحافت اور ادب کی اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ اردو کے صحافی اور ادیب کو بھی ہندوستان کی پائیدار ترقی میں اپنا رول ادا کرنا چاہیے۔

عالمی AI پاور ہاؤس کے طور پر ہندوستان کا عروج

نئی دہلی// مصنوعی ذہانت (AI) میں ہندوستان کی اسٹریٹجک سرمایہ کاری، جس کی قیادت انڈیا AI مشن (10,300 کروڑ روپے سے زیادہ کی فنڈنگ حاصل کرنا) جیسے اقدامات کے ذریعے کی گئی ہے، جس کا مقصد ایک خود کفیل اور عالمی سطح پر مسابقتی AI ماحولیاتی نظام قائم کرنا ہے۔ یہ بلند حوصلہ جاتی منصوبہ 100,000 ڈویلپرز کو بااختیار بنانے اور جامع ترقی کو فروغ دینے کے لیے مختلف خطوں بشمول دیہی اور درجے کے 2/3 شہروں میں AI کینا لیبس اور سینٹرز آف ایکسیلینس بنا کر AI اختراع کو وکندریقرت بنانے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ انڈیا AI مشن کے کلیدی اجزاء میں اہم انڈیا AI کمپیوٹ صلاحیت (10,000 سے زیادہ GPUs) (قابل رسائی عوامی ڈیٹا کے لیے انڈیا AI ڈیٹا سیٹس پلیٹ فارم، اور فیوچر سکلز جیسے اقدامات کے ذریعے وسیع AI تعلیم کے پروگرام شامل ہیں۔ ہندوستان کا AI سفر اہم سنگ میلوں سے نشان زد ہے، جس میں مصنوعی ذہانت کے لیے قومی حکمت عملی (2016) کا آغاز، مصنوعی ذہانت کے قومی مرکز (2020) کا قیام، اور AI پالیسی فریم ورک (2022) کا تعارف، AI میں مسلسل ترقی کی نمائش شامل ہے۔ قوم ایک AI کے لیے تیار افرادی قوت کی تعمیر کے لیے مائیکروسافٹ جیسے عالمی ٹیک کمپنیوں کے ساتھ تعاون کو فعال طور پر فروغ دیتی ہے، جبکہ ساتھ ہی ساتھ AI سیفٹی انسٹی ٹیوٹ کے قیام جیسے اقدامات کے ذریعے ذمہ دار AI ترقی پر زور دیتی ہے۔ ہندوستان کا منفرد نقطہ نظر، کافی سرکاری سرمایہ کاری کو ملا کر، متنوع شعبوں میں جامع ترقی پر توجہ، اور اخلاقی AI کی تعیناتی کا عزم اسے عالمی AI منظرنامے میں ایک نمایاں اور ذمہ دار کھلاڑی کے طور پر رکھتا ہے، جو امریکہ اور چین جیسے سرکردہ ممالک کے ساتھ براہ راست مقابلہ کرتا ہے۔

موراتا نے اپنی پیداوار کو ہندوستان کی طرف منتقل کیا

نئی دہلی// ایپل اور سام سنگ جیسی کمپنیوں کے لیے الیکٹرانک پرزہ جات کا ایک سرکردہ سپلائر موراتا مینوفیکچرنگ، بڑھتی ہوئی طلب اور سپلائی چین کی عالمی سطح پر دوبارہ ترتیب دینے کے جواب میں اپنی پیداواری صلاحیت کو ہندوستان میں تبدیل کرنے کی تلاش کر رہا ہے۔ گاہک کی درخواستوں اور حکومت ہند کی معاون پالیسیوں کی وجہ سے موراتا نے ممکنہ طور پر ایک مکمل پیمانے پر مینوفیکچرنگ پلانٹ بنانے سے پہلے، اپریل 2026 سے شروع ہونے والے پیکجنگ اور شپنگ کیپیسیٹرز کے لیے تمل ناڈو میں ایک سہولت لیز پر دینے کا منصوبہ بنایا ہے۔ جبکہ موراتا فی الحال جاپان میں اپنے ملٹی لیئر سیرامک کیپیسیٹرز کا تقریباً 60٪ پیدا کرتا ہے، توقع ہے کہ آنے والے سالوں میں یہ تناسب کم ہو کر تقریباً 50٪ ہو جائے گا۔

وقت کی اہمیت

تسنیم مرزا

دنیا کی سب سے قیمتی متاع وقت ہے جو ایک بار چلا جائے تو واپس نہیں آتا، وقت ہمارا سب سے بڑا استاد ہے جو وہ کچھ سکھاتا ہے جو شاید ماں باپ، اساتذہ، عالم کوئی بھی نہیں سکھا سکتا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ وقت ہمارے لیے ایسے ہے جیسا کہ بہتا ہوا سمندر، دریا اور آب شار، جو ایک بار بہہ کر واپس نہیں آتے، اسی طرح گزرے وقت کی مثال ہے کہ گزرنے کے بعد کبھی واپس نہیں آتا۔ سب سے اہم یہ کہ اس کو گزارنا کیسے ہے؟ بلکہ اس کو ایسے کہیں کہ وقت ہم کو گزارتا ہے۔ تجربوں سے، لوگوں کو ہماری زندگی کا حصہ بنا کر وقت اس کا تعین کر رہا ہوتا ہے۔ وقت یہ طے کرتا ہے کہ ہماری تعلیم اور تربیت کے بارے میں کون ذمے دار ہوگا ہماری کن لوگوں سے ملاقات ہوگی، ہم کن کے درمیان پروان چڑھیں گے اور کن لوگوں کے ساتھ ہمارا واسطہ پڑے گا، یہ وہ دور ہوتا ہے ہماری زندگی کا جس میں ہماری ایسی کوئی سوچ نہیں ہوتی، قوت فیصلہ نہیں ہوتی یہ سب ہمارے والدین طے کرتے ہیں کہ معیار تعلیم کیا ہوگا اور تربیت کس طرح ہوگی کیوں کہ تعلیم سے زیادہ اہم تربیت، اگر یہ صحیح اور وقت پر نہ ہوئی تو تمام عمر کی آزمائش، اس جگہ بھی وقت کی اہمیت لازم، اگر دیر کر دی اور وقت نکل گیا تو تمام عمر کا پچھتاوا۔ اس لیے یہ جاننا بہت ضروری کہ ہم کس کے زیر سایہ تربیت پائیں گے اور کس رخ پر چلیں گے؟ یہ سب وقت پر ہونا ضروری یہ سب وقت طے کرتا ہے جو ہمیں گزارتا ہے، مختلف مرحلوں سے تجربوں سے، اس وقت کے بارے میں فکر مند ہونا ضروری ہے۔ زندگی کے تجربوں سے گزرنا ایسا ہی ہے جیسے ہیرے کو تراشنا کہ جتنی خوب صورتی سے تراشیں گے اتنا خوب صورت ہوگا۔ پھر اس کے بعد مرحلہ آتا ہے ہماری زندگی کے اس وقت کا جب ہم فیصلہ کرنے میں خود مختار ہوتے ہیں اور یہ ہماری اپنی ذات کے فیصلے پر منحصر ہوتا ہے کہ ہم کن لوگوں کو چنتے ہیں اپنے ساتھ کے لیے، چاہے ہمارے دوست ہوں، کاروبار کے ساتھی یا ہمارے ساتھ زندگی گزارنے والے لوگ، یہ سب فیصلے وقت کے ساتھ ہوتے ہیں۔ بعض اوقات بہت سے لوگوں سے اچانک بھی ملتے ہیں حادثاتی طور پر لیکن وقت ان کا مقرر کردہ لیکن پھر یہ مرحلہ بھی شروع ہوتا کہ اس کا تعین کریں کہ کس کے ساتھ ہمیشہ کے لیے رہنا ہے؟ زندگی کیسے گزارنی ہے اور پھر کون سا وقت کس کو دینا ہے، تقسیم کیسے کرنا ہے وقت کو؟ اور کون وقت کو ہمارے ساتھ گزارنا چاہتا ہے اور یہ بات اس پر منحصر کہ ہم کس طرح کے رویے اختیار کرتے ہیں اور وقت کی قدر کر کے ہم خود کو کیسے لوگوں کے لیے آسانی مہیا کرنے والا بنتے ہیں؟ وقت کی ایک اہم ترین مثال دن اور رات ہے، اللہ تعالیٰ نے وقت کو تقسیم کیا ہے دن اور رات میں، **12** گھنٹے کا دن اور **12** گھنٹے کی رات، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وقت کی کیا اہمیت ہے۔ نمازوں کا وقت مقرر ہے اگر بروقت نہ پڑھیں تو قضا۔ صبح کے وقت میں برکت رکھی گئی کہ یہ رزق کی تقسیم کا وقت ہے۔ حکم ہے کہ مغرب کے اندھیرے کے بعد دروازے بند کر دیں اور برتنوں کو ڈھانپ دیں، یعنی اس میں بھی وقت کا تعین ہے۔ دن میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے۔ رزق کی تلاش کے لیے اللہ نے صبح کے وقت کو بہترین کہا ہے کہ سورج کے ساتھ ہی رزق کی تلاش میں نکلو اور اس کا فضل تلاش کرو، پرندوں کو وہ بھی بھوکا نہیں چھوڑتا کیوں کہ وہ صبح کے وقت رزق کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ طے یہ ہوا کہ سب سے اہم ہے وقت کہ ہم اس کو کیسے صرف کرتے ہیں اور کیا حاصل کرتے ہیں۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ ہر چیز اگر وقت پر کر لی جائے تو اہم ہے یعنی رزق حلال کا تعین، لوگوں کی قدر، نقصان سے سبق، یہ سب وہ باتیں ہیں جو وقت کے بعد بے کار ہیں اور خسارے کا سودا ہیں۔ سب سے اہم یہ بات کہ وقت کی قدر سیکھیں اور یہ سمجھیں کہ خدا نے جب ہر چیز کا وقت طے کر دیا ہے تو کیا اہمیت ہے اس کی۔ سورج اپنے وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ موسم اپنے وقت پر آتے ہیں اور جاتے ہیں۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو۔۔!

ماہ طلعت نثار

اسلام سے پہلے جتنے بھی الہامی مذاہب آئے ان میں سے کسی کے لیے بھی مکمل دین ہونے کی شہادت خداوندی نہیں ملتی۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات پیش کرتا اور جامع اور مکمل دین ہونے کے ناتے انسانی زندگی کے ہر شعبے میں راہ نمائی اور واضح ہدایات فراہم کرتا ہے۔ خالق کائنات اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے، اس نے ہمیں اَن گنت نعمتوں سے نوازا ہے پھر راہ نمائی بھی فرما دی ہے کہ نعمتوں کو کس طرح استعمال کرنا ہے۔

مال و دولت بھی اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک اہم نعمت اور امانت ہے۔ معاشی معاملات بھی دین کا اہم حصہ ہیں اور دین اس میں بھی ہماری راہ نمائی فرماتا ہے۔ سورۂ بقرہ کی ابتدا ہی میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک صفت یہ بتائی گئی کہ مومن اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں اللہ رب العزت نے بڑی تفصیل کے ساتھ مال داروں کو غرباء کے حقوق کی ادائی کی تاکید کی ہے۔

ارشاد ربانی کا مفہوم: ''اور قرابت داروں کو ان کا حق ادا کرو اور محتاجوں اور مسافروں کو بھی دو، اور اپنا مال فضول خرچی سے مت اڑاؤ، بے شک! فضول خرچی کرنے والا شیطان کا بھائی ہے اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے، اگر تمہیں تنگ دستی کے باعث ان سے منہ پھیر لینا پڑے، اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں، جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انھیں سمجھا دے۔

اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ ہی اسے بالکل کھول دو کہ سب کچھ ہی دے ڈالو اور پھر تمہیں خود ملامت زدہ تھکا ہارا بن کر بیٹھنا پڑے۔ بے شک! تمہارا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرما دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک! وہ اپنے بندوں کے اعمال و احوال کی خوب خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔''

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے قرابت داروں، محتاجوں اور مسافروں کے حقوق کی ادائیگی کی تلقین فرمائی ہے اور ان کی امداد کر کے احسان جتلانے کی مخالفت کی ہے۔ دراصل اللہ تبارک وتعالیٰ نے اصحاب مال کے مالوں میں مذکورہ ضرورت مندوں کا حصہ رکھا ہے۔ اگر صاحب مال یہ حق ادا نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم شمار ہوگا۔

ساتھ ہی یہ بھی تاکید کر دی گئی کہ اگر اللہ نے تمہیں مال و دولت سے نوازا ہے تو اسے فضول خرچی کے کاموں میں ضایع نہ کرو۔ فضول خرچ کو شیطان سے مماثلت دی گئی ہے کیوں کہ فضول خرچ اللہ کا ایسا ہی ناشکرا ہے جیسا کہ شیطان اللہ کا ناشکرا ہے لہٰذا انسان کے لیے لازم ہے کہ فضول خرچی سے بچے۔ مزید اس آیت میں اللہ رب العزت مالی استطاعت کے فقدان کی صورت میں انکار کرنے کا ادب سکھا رہا ہے کہ اگر اظہار معذرت کرنا پڑے تو نرمی اور عمدگی کے ساتھ معذرت کرو، لہجے میں ترشی اور سختی نہ ہو، جیسا کہ لوگ عام طور پر ضرورت مندوں اور غریبوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے خرچ کرنے کے انداز میں مکمل راہ نمائی فرمائی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت و فراوانی دی ہے اور ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کا جذبہ بھی ہو تو اپنا ہاتھ نہ اتنا کھلا کرو کہ سب کچھ لٹا دو اور پھر تنگ دستی کا شکوہ کرو اور نہ اپنا ہاتھ اتنا تنگ کرو کہ بالکل گلے سے لگا لو بلکہ درمیانی روش یعنی اعتدال کا راستہ اپناؤ۔

اسی طرح کے احکامات کی سورۃ البقرہ میں تاکید فرمائی ہے، مفہوم: ''اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور قرابت داروں، یتیموں، غریبوں، محتاجوں اور عام لوگوں کے ساتھ بات اچھی طرح خوش خلقی سے کرنا۔'' مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ کی عبادت کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے۔ اس میں کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں اس کے بعد رشتہ داروں، یتیموں اور مساکین کے ساتھ حسن سلوک اور حسن گفتار کے ساتھ مدد کرنے کی تلقین ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا، مفہوم: ''تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ سو ان میں سے اللہ تعالیٰ کو پیارا وہ شخص ہے جو اس کے عیال کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔''

سورہ بقرہ، مفہوم: ''حقیقی نیکی یہ ہے کہ مال کی محبت کے باوجود اقرباء کو دے۔ یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرے۔''

جب ہم اپنا محبوب مال اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو سب سے پہلے نظر دوڑائیں کہ ہمارا کوئی عزیز رشتہ دار مالی تنگی کے پیش نظر مستحق تو نہیں۔ اگر کوئی رشتہ دار تنگ دست ہے تو سب سے پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کی ضروریات پوری کرنے کی تاکید کی ہے۔

یعنی مصارف فی سبیل اللہ کی اس فہرست میں سب سے پہلے تاکید رشتے داروں کی ہے۔ حضورؐ کے ارشاد مبارک کا مفہوم: ''رشتہ داروں سے بدلے کے طور پر سلوک کرنے والا صحیح معنوں میں صلہ رحمی کرنے والا نہیں، اصل صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ رشتے دار اس سے قطع تعلق بھی کر لیں پھر بھی وہ ان سے تعلق باقی رکھے اور ان کے حقوق ادا کرے۔''

یعنی رشتے دار اگر کسی بات پر ناراض بھی ہو جائیں اور قطع تعلق بھی کر لیں تو خود ایسا ہرگز نہ کریں ایک وقت آئے گا کہ وہ ہماری بے پناہ محبت اور تعاون کو محسوس کر کے خود شرمندہ ہو جائیں گے۔

حضورؐ کے ارشاد مبارک کا مفہوم: ''جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور اس کی عمر میں برکت ہو، اسے صلہ رحمی کرنا چاہیے۔'' (بخاری شریف)

اسلامی عبادات اور نظام کا یہ کمال ہے کہ وہ انسانوں کو حیوانیت سے نکال کر زیور انسانیت سے آراستہ کرتی ہیں۔ اگر انسان اپنی زندگی کے شب و روز کو اسلام کی ہدایات کی روشنی میں ادا کرے تو جہاں وہ ایک مومن کامل بنتا ہے وہاں ایک مثالی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ جہاں مسلمانوں کو رشتہ داروں، مسکینوں اور محتاجوں کی مدد کے لیے ابھارا ہے، وہیں گداگری کی مذمت اور دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانے کی تاکید بھی کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو معزز پیدا کیا ہے۔ اشرف المخلوقات بنایا ہے اگر وہ سب کے آگے ہاتھ پھیلانے لگے تو ساری عزت و وقار برباد ہو جائے گا۔ اس بارے میں ہادیٔ برحق نبی آخر الزماںؐ کے ارشاد گرامی کا مفہوم ہے: ''جس شخص نے اپنی ذات کے لیے ایک مرتبہ سوال کا دروازہ کھولا، اللہ اس کے لیے فقر و احتیاج کا دروازہ کھول دیتا ہے۔'' یعنی جو انسان خود اپنے آپ کو ذلیل و رسوا کرتا ہے خدا بھی اس پر ذلت و رسوائی مسلط کر دیتا ہے اور اس کے لیے تنگی و افلاس کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ دراصل معاشرے کی صحت اور حسن کا دار و مدار احسن اور پرخلوص طریقے سے حقوق کی ادائیگی پر منحصر ہے۔ حقوق اللہ کے مقابلے میں حقوق العباد کی زیادہ اہمیت ہے کیوں کہ مخلوق تو اللہ کی عیال ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ستر ماؤں سے بھی زیادہ اپنی مخلوق سے پیار و محبت کرتا ہے لہٰذا جو اس کی مخلوق کی مدد کرے گا اللہ بھی اس کو محبوب رکھے گا۔ اب ضروری ہے کہ مخلوق خدا کی خدمت کرتے ہوئے کسی چھوٹی سی نیکی کو بھی حقیر سمجھ کر یہ موقع گنوانا نہیں چاہیے جیسا کہ آقائے دو عالم آنحضرتؐ کا فرمان ہے: ''آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کا کچھ حصہ کسی ضرورت مند کو دے کر ہی سہی۔'' سورہ بقرہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنے کی کوشش کیا کرو۔'' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا، مفہوم: ''جو شخص دنیا میں کسی مومن کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور کرے گا، جو شخص کسی مشکل میں پھنسے ہوئے آدمی کو آسانی فراہم کرے گا، جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے۔''

خلق خدا کا سہارا بنو

صاحب زادہ ذیشان کلیم معصومی

آیئے! ان سب کا دست و بازو و مددگار بنیں اور کشادہ دلی اور اعلیٰ ظرفی سے ان کی مدد کریں یہ ہمارا دینی اخلاق اور انسانی فریضہ ہے، اس موقع پر سخاوت کیجیے اور بخل سے اجتناب برتیے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے: ''اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں جو کنجوسی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انھیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں، ایسے کفران نعمت کرنے والوں کے لیے ہم نے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔'' (النساء)

اس آیت مبارکہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ نے اپنے کرم سے اگر کسی کو دنیاوی دولت روپیا پیسا اور شہرت سے نوازا ہے اور وہ شخص اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اور اس کو چھپا کر رکھتا ہے تو اس کو یہ عمل اللہ کے نزدیک بہت ناپسندیدہ ہے اور اس کے لیے عذاب کا باعث بنے گا، جب کہ اگر اس مال و دولت پر اللہ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کیا جائے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور نعمتوں میں اضافہ فرما دے گا۔

ارشاد ربانی کا مفہوم ہے: ''تم (ان نعمتوں پر) مجھے یاد کرو میں تمہیں (عنایت سے) یاد رکھوں گا اور میری (نعمت کی) شکر گزاری کرو۔'' (البقرہ)

جب کسی نعمت پر بندہ شکر گزار ہوتا ہے تو اللہ کریم اپنا فضل و کرم اس بندے کے شکر کے صلے میں اور زیادہ فرما دیتا ہے اور یہ بہت غلط ہے کہ اللہ کسی پر اپنی نوازش اور کرم کرے اور بندہ اس کو چھپائے اور اپنے آپ کو خستہ حال اور لاچار و مجبور ظاہر کرے۔

ایسا کرنا اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے اور اللہ بھی جب کسی کو اپنی نعمت سے نوازتا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ اس کی عطا کردہ نعمت کا اثر اس بندے کے رہن سہن، کھانے پینے، لباس مسکن اور لین دین غرض ہر چیز پر پڑے، اس کے ہر عمل سے اللہ کی نعمت کے ملنے کا اظہار شکرانہ کی صورت میں ہو، یہ نہ ہو کہ اللہ تو اس کو اپنے فضل سے نواز رہا ہو اور وہ اپنے قول و فعل سے اس کی نعمتوں کی ناشکری کرے۔ دراصل وہ ہر کس و ناکس پر اپنی مجبوری اس لیے ظاہر کرتا ہے تاکہ جو فضل اللہ نے اس پر کیا ہے اس میں دوسروں کو حصے دار نہ بنانا پڑے۔

قرآن پاک میں رب کریم ارشاد فرماتا ہے، مفہوم: ''جس نے مال جمع کیا اور گن گن کر رکھا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا ہرگز نہیں! وہ توڑ ڈالنے والی آگ میں پھینکا جائے گا۔'' (الھمزہ) تو معلوم ہوا کہ جس نے مال جمع کیا اور اسے نہ اپنے اوپر خرچ کیا نہ اپنے اہل و عیال پر اور نہ ہی دوسرے ضرورت مندوں پر تو ایسے شخص سے اللہ بہت سخت حساب لے گا، جو مال و دولت اللہ اپنے کرم سے کسی بندے کو دیتا ہے۔

اس میں غریبوں اور ناداروں کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے، سب سے پہلا خاندان کے غریب و نادار رشتے داروں کا ہوتا ہے جن کے حالات سے خاندان کے لوگ بہت اچھی طرح واقف ہوتے ہیں اس کے بعد یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کا حق ہے، اللہ نے جو بھی مال دیا ہے اسے تمام حق داروں میں درجہ بہ درجہ تقسیم کرنے سے اللہ کی خوش نودی حاصل ہوتی ہے، یہ صحیح نہیں ہے کہ اپنی خواہشات کو انسان اتنا بڑھا دے کہ ان حق داروں کا حصہ بھی خود ہڑپ کر لیا جائے، جو ان کے مال میں سے اللہ نے بہ طور امانت اسے ان لوگوں کو حق دیا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے: ''اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک سزا کی خبر دے دو۔'' ضرورت سے زیادہ سونا، چاندی اور مال و دولت جمع کرنے کی اسلام میں سخت ممانعت ہے، یہ سب اللہ کی راہ میں خرچ ہونا چاہیے، اپنی ضرورت سے زیادہ مال کا جمع کرنا اور اسے غریبوں اور ناداروں میں تقسیم نہ کرنا اپنے آپ کو مشکل اور ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

ارشاد ربانی کا مفہوم ہے: ''اور اپنا ہاتھ نہ تو اپنی گردن سے باندھ رکھ کہ خرچ نہ کرے اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے تاکہ ملامت زدہ اور حسرت زدہ بن کر بیٹھا رہ جائے۔'' اللہ کو ہر کام میں اعتدال پسند ہے، حد سے زیادہ اور حد سے کم دونوں ہی عمل نقصان دہ ہیں، اعتدال پسندی بہترین طریقہ کار ہے اسی لیے مسلمانوں کو امت وسط بنایا گیا۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم: ''اور ہم نے تمہیں (ایسی) جماعت بنا دیا ہے جو (ہر پہلو سے) اعتدال پر ہے۔'' اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ بندہ نہ تو کنجوسی کرے اور نہ ضرورت سے زیادہ خرچ کرے بلکہ اپنے ہر عمل میں اعتدال کا مظاہرہ کرے۔

کنجوسی کی بناء پر انسان اللہ کے بہت سے احکامات کی بجا آوری میں ناکام رہتا ہے، انسان کو چاہیے کہ نہ تو وہ کنجوسی کر کے اللہ کی ناراضی مول لے اور نہ سب کچھ دے ڈالے کہ اپنی جائز ضروریات کے لیے بھی کچھ نہ رکھے، اگر یہ ایسا کرے گا تو حسرت زدہ بن جائے گا، بہتر یہ ہے کہ اعتدال کو اپنائے اسی میں نجات ہے۔ ہر عمل میں اعتدال بندے کو اللہ کی نظر میں سرفراز کرتا ہے۔

ارشاد ربانی کا مفہوم ہے: ''اور جس نے بخل کیا اور (اپنے اللہ سے) بے نیازی برتی اور بھلائی کو جھٹلایا اس کے لیے سخت عذاب ہے اور اس کا مال آخر اس کے کس کام آئے گا جب کہ وہ ہلاک ہو جائے گا۔'' جس شخص نے کنجوسی سے مال و دولت جوڑ جوڑ کر رکھا اور صرف اپنی ذات اپنے عیش و آرام پر تو دل کھول کر خرچ کیا مگر نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تنگ دلی کا مظاہرہ کیا وہ بڑے خسارے میں رہے گا، جو مال اس نے جوڑ کر رکھا ہے وہ اللہ ہی کی امانت ہے اللہ نے وہ مال اسے امانت کے طور پر دیا ہے اگر وہ یہ امانت غریبوں اور ضرورت مندوں کو نہیں دے گا تو خیانت کا مرتکب ہوگا، یہ جمع کیا ہوا مال اس کے مرنے کے بعد کس کام آئے گا۔۔۔؟

قرآن میں ارشاد کا مفہوم: ''اور جو دل کی تنگی (یا نفس کے بخل) سے محفوظ رہے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔'' زیادہ تر لوگ اپنے نفس کے بخل کی بناء پر ضرورت مندوں کی مدد نہیں کرتے اور نفس کے غلام بنے رہتے ہیں جو انہیں بخل کی طرف مائل رکھتا ہے اور اپنے علاوہ کسی دوسرے پر خرچ کرنے سے روکتا ہے وہ اپنی خواہشوں کی تکمیل میں اللہ کی امانت میں مسلسل خیانت کرتے رہتے ہیں، ایسے لوگ بڑے نقصان میں ہیں لیکن جو لوگ ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں اللہ اپنے فضل سے انہیں اور بھی دے گا جو نیکی کے کاموں میں خرچ نہیں کرتے وہ تنگ دل ہیں اور جو ضرورت کے وقت ضرورت مندوں کے کام آتے ہیں وہی فلاح پانے والا ہیں۔ ایسے شخص کے لیے اللہ نے بہت انعام رکھا ہے جو شخص اپنے نفس کی بے پناہ خواہشوں کے باوجود کسی دوسرے کی مدد کرے اللہ اسے اور زیادہ عطا فرماتا ہے اور اس کے رزق میں وسعت عطا فرماتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد کا مفہوم ہے: ''اور جو لوگ اللہ کے دیے ہوئے فضل کے معاملے میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ یہ ان کے لیے اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لیے بہت برا ہے جس مال میں انہوں نے بخل کیا ہے۔ اس کا طوق روز قیامت ان کے گلے میں ڈالا جائے گا۔'' اللہ کی مخلوق جو اپنے تصرف میں لاتی ہے دراصل وہ اللہ کی ہی ملکیت ہے، اس نے مخلوق کو عارضی طور پر دیا ہے لہٰذا اس عارضی قبضے کے دوران اللہ کے مال کو اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کیا جائے اور بخل سے کام نہ لیا جائے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے: ''انسان جلد باز پیدا کیا گیا جب اس پر مصیبت آتی ہے تو یہ گھبرا جاتا ہے اور جب خوش حالی نصیب ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔'' مفہوم: ''اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا کہ جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں وہ خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کرنے پر اکساتے ہیں۔'' (الحدید)

اللہ ہمیں بخل جیسی لعنت سے بچائے رکھے اور دیا ہوا مال اپنی راہ پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کیا عہد حاضر میں فقر کی زندگی بسر کرنا ناممکن ہے

عبدالعزیز

یاسر پیرزادہ میاں نواز شریف کے عاشق عطاء الحق قاسمی کے فرزند ارجمند روزنامہ'جنگ' کے کالم نویس ہیں۔ وہ آئے دن اپنے کالموں میں مذہب اور اہل مذہب پر طنز فرماتے رہتے ہیں اور ان کی ''ناکافیتوں'' پر روشنی ڈالتے رہتے ہیں۔ چند روز پیشتر انہوں نے اپنے ایک کالم میں فرمایا ہے کہ مسلم صوفیا اور یونان کے رواقی فلسفی جس طرح کی سادہ زندگی بسر کیا کرتے تھے عہد حاضر میں ایسی زندگی بسر کرنا مشکل نہیں ناممکن ہے۔ یاسر پیرزادہ نے اس حوالے سے کیا فرمایا خود انہی کے الفاظ میں ملاحظہ کریجیے۔ لکھتے ہیں:

''یونان کے بعض فلسفیوں نے خوشی کا علاج درویشی میں دریافت کیا تھا، یہ وہ فلسفی تھے جو دنیاوی مال ومتاع سے دور رہتے تھے۔ ان کے تن پر ایک کپڑا ہوتا اور ہاتھ میں عصا، یہی ان کی زندگی کا کل اثاثہ ہوتا، وہ جہاں جاتے یہی تعلیم دیتے کہ اپنی ضروریات کو جتنا کم رکھو گے اتنی ہی آسودہ زندگی گزارو گے۔ دیوجانس کلبی کچھ ایسا ہی کردار تھا، اس کا کہنا تھا کہ خوشی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان کو کوئی محتاجی نہ ہو، وہ اپنی ذات میں ہی اتنی صلاحیت پیدا کرے کہ خوشی کیلئے اس کی ذات ہی کافی ہو، بالفاظ دیگر انسان کو دنیاوی چیزوں کی ضرورت نہیں ہونا چاہیے، وہ بالکل سادہ زندگی گزارے، دنیاوی چکا چوند سے دور رہے۔ دیوجانس کلبی کی اپنی زندگی ایسی ہی تھی، اس کا کوئی گھر نہیں تھا، کوئی اثاثہ نہیں تھا۔ مسلمان صوفیا بھی سادہ زندگی پسند کرتے تھے، روپیہ پیسہ، دھن دولت سے دور بھاگتے تھے، کم کھاتے تھے، سادہ لباس پہنتے تھے، کسی عہدے کی انہیں طمع تھی اور نہ طاقت کے حصول کی خواہش۔ خوشی کا مسئلہ مگر پھر بھی حل نہیں ہوتا، آج کی اکیسویں صدی میں سادہ زندگی گزارنا ڈھائی ہزار پہلے کے یونان میں سادہ زندگی گزارنے کے مقابلے میں کہیں زیادہ مشکل بلکہ قریباً ناممکن ہے۔ دیوجانس کلبی اگر آج کے دور کا کوئی حقیقی درویش دیکھے تو محض اس درویش کا بجلی کا استعمال دیکھ کر ہی اپنا سر پیٹ لے۔ گزرے وقتوں میں کم کھانے یا ایک ہی لباس استعمال کرنے کو حقیقت میں وصف سمجھا جاتا تھا کیوں کہ اس زمانے میں لوگوں کے پاس خوراک کی فراوانی تھی اور نہ ہی لباس اور دیگر ضروریات زندگی کا حصول کوئی آسان کام تھا''۔ (روزنامہ جنگ، 7 جولائی 2019ء)

خدا کا شکر ہے کہ یاسر پیرزادہ نے لمبا ہاتھ مارنے کی جرأت نہیں کی ورنہ وہ صوفیا سے آگے بڑھ کر کہہ سکتا تھا کہ صحابہ نے جیسی زندگی بسر کی اب ویسی زندگی بسر کرنا ناممکن ہے۔ یاسر پیرزادہ اس سے آگے بڑھ کر یہ جرأت بھی کر سکتے تھے کہ رسول اکرمؐ نے جو زندگی بسر کی اب وہ زندگی بسر کرنا ممکن نہیں۔ ہم کئی سیکولر ہی نہیں مذہبی لوگوں کو بھی اس طرح کی گفتگو کرتے ہوئے دیکھ چکے ہیں۔

ہمارے زمانے تک آتے آتے خود پسندی بلکہ خود پرستی اتنی بڑھ گئی ہے کہ اکثر لوگ خود کو مرکز انسانیت بلکہ مرکز کائنات سمجھتے ہیں۔ یہ ایک بڑا روحانی، اخلاقی اور علمی مرض ہے اور یہ مرض یاسر پیرزادہ کے کالم میں پوری طرح کام کر رہا ہے۔ ایسا نہ ہوتا تو یاسر پیرزادہ کہتے کہ یونان کے رواقی فلسفیوں اور مسلم صوفیا نے جیسی زندگی بسر کی کم از کم ''میں'' ایسی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اس بیان سے مسئلہ آسان ہو جاتا۔ یاسر پیرزادہ کے قارئین کو معلوم ہو جاتا کہ یاسر پیرزادہ مسلمان ہونے کے باوجود روحانی اور اخلاقی مرض میں مبتلا ہیں، مگر انہوں نے اپنے مسئلے کو ''عمومی'' بنا دیا ہے یا "Generalize" کر دیا ہے مگر یاسر پیرزادہ کا مذہب اور اہل مذہب پر اصل حملہ کچھ اور ہے۔

دراصل جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہؓ یا صوفیا کی زندگی بسر کرنا ناممکن ہے تو وہ یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے کہ اللہ کا دین اور اس پر عمل ایک خاص زمانے کیلئے تھا، ہر زمانے کیلئے نہیں، حالاں کہ اسلام ہر زمانے کیلئے ہے۔ چوں کہ اسلام ہر زمانے کیلئے ہے اس لیے اس پر عمل بھی ہر زمانے کیلئے ہے۔ بلاشبہ مذہب پر عمل کا معیار گر گیا ہے مگر مذہب اور اس پر ایمان موجود ہے تو مذہب پر عمل کا معیار کل بلند بھی ہو سکتا ہے، لیکن یاسر پیرزادہ اور ان جیسے لوگ مذہب پر معیاری عمل کے امکانات کے تمام در اس طرح بند کرتے ہیں جیسے ان کی نگاہ صدیوں کو پھلانگنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور وہ سو فی صد یقین سے کہہ سکتے ہوں کہ اب فقر کی زندگی بسر کرنا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ناممکن ہو گیا ہے۔ اقبال کی ایک نظم ہے جس پر مارچ 1907 لکھا ہوا ہے۔ اس نظم میں اقبال کہہ رہے ہیں۔

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہوگا ...... سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا

کبھی جو آوارہ جنوں تھے وہ بستیوں میں پھر آ بسیں گے ...... برہنہ پائی وہی رہے گی مگر نیا خارزار ہوگا

نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا ...... سنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

علامہ اقبالؒ کے یہ شعر بتا رہے ہیں کہ اقبال کو اس بات پر کامل یقین ہے کہ اسلام تاریخ عہد حاضر میں خود کو ایک بار پھر ''دریافت'' کرے گا۔ ظاہر ہے کہ جب پوری تاریخ کی ''بازیافت'' ہوگی تو ''فقر'' کی بازیافت بھی ضرور ہوگی مگر یہ مسئلہ ''ایمان''، ''علم'' اور ''نظر'' کا ہے۔ اقبال کا ایمان، علم اور نظر ''سونا'' ہے اور یاسر پیرزادہ کا ایمان، علم اور نظر ''مٹی''۔ بدقسمتی سے یاسر پیرزادہ نے اپنی تحریر میں کم ظرفی اور بے شرمی کا بھی کھل کر مظاہرہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ماضی میں فقر کی زندگی اختیار کرنا اس لیے ممکن اور آسان تھا کہ پرانا زمانہ غربت اور قلت وسائل کا زمانہ تھا۔ لوگوں کی اکثریت کے پاس کھانے پینے کو کچھ ہوتا ہی نہیں تھا۔ یاسر پیرزادہ کا خیال ہے کہ جتنے ذلیل النفس وہ خود ہیں اتنے ہی گھٹیا ماضی کے لوگ بھی ہوں گے۔ یہاں بھی یاسر پیرزادہ نے عزیمت کی پوری تاریخ پر حملہ کر کے اسے مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ یاسر پیرزادہ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ جب مصر فتح ہوا تو اہل مصر نے سیدنا عمرؓ کو دار الحکومت کی کنجی دینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چناں چہ سیدنا عمرؓ نے مصر کا سفر اختیار کیا۔ وہ مصر کی سرحد کے قریب پہنچے تو مصر کے مسلمان گورنر نے ان کا استقبال کیا۔ گورنر نے دیکھا سیدنا عمرؓ کا لباس گرد آلود ہے۔ گورنر نے مودبانہ عرض کیا کہ اہل مصر نفاست پسند ہیں چناں چہ اگر آپ لباس بدل لیں تو اچھا ہو۔ سیدنا عمرؓ نے فرمایا ہماری عزت اسلام سے ہے لباس سے نہیں۔ یہ مسئلہ کچھ عرصے بعد ایک بار پھر سیدنا عمرؓ کے سامنے آیا۔ اس بار سیدنا عمرؓ سے مخاطب ہونے والی ہستی سیدہ عائشہؓ کی تھی۔ اس وقت تک مسلمان وقت کی دو سپر پاورز یعنی سلطنت روما اور سلطنت ایران کو منہدم کر چکے تھے اور سیدنا عمرؓ 22 لاکھ مربع کلومیٹر پر محیط ریاست کے حاکم تھے۔ سیدہ عائشہؓ نے سیدنا عمرؓ سے فرمایا: ایک طویل مدت تک ہمارے پاس کھانے پینے کیلئے کھجوروں اور پانی کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا مگر اب آپ کے پاس ایک وسیع سلطنت ہے۔ دوسری ریاستوں کی اعلیٰ شخصیات آپ سے ملنے آتی ہیں۔ چناں چہ اگر آپ پیوند لگا لباس ترک کر دیں تو بہتر ہو۔ سیدنا عمرؓ کو معلوم تھا ان سے کون مخاطب ہے چناں چہ سیدنا عمرؓ نے مخاطب کو وہاں سے جواب دیا جہاں سے اسے جواب دینا چاہیے تھا۔ سیدنا عمرؓ نے فرمایا: میں اپنے دو رفیقوں یعنی رسول اکرمؐ اور سیدنا ابوبکرؓ کے راستے اور طریقے کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اس جواب کے بعد سیدہ عائشہؓ کے پاس خاموش رہ جانے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ یہ تو خیر سیدنا عمرؓ تھے ہماری تاریخ میں اورنگ زیب اور ناصر الدین جیسے بادشاہوں نے ''سادہ زندگی'' اختیار کی ہے۔

یاسر پیرزادہ کے کالم میں ایک مسئلہ یہ بھی موجود ہے کہ انہوں نے فقر اور امیری کو ایک دوسرے سے الگ کر لیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ فقر کی الف، ب بھی نہیں جانتے۔ آئیے ایک بار پھر اقبال سے رجوع کرتے ہیں۔ اقبال نے کہا ہے۔

حیدری فقر ہے نہ دولت عثمانی ہے ...... تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا ...... یہ سپہ کی تیغ بازی وہ نگاہ کی تیغ بازی

تمہارے فقر سے میں اہل حلقہ باز آیا ...... تمہارا فقر ہے بے دوقی و رنجوری

ان اشعار سے ظاہر ہے کہ اصل مسئلہ مال نہیں مال کی محبت ہے۔ ورنہ سیدنا عثمانؓ اپنے زمانے کے ارب پتی تھے مگر ان کا لقب ''غنی'' ہے۔ یہی بات ہے۔ اسی لیے اقبال نے اپنی شاعری میں فقر کے ترانے گائے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ ...... فقر ہے میروں کا میر فقر ہے شاہوں کا شاہ

علم کا مقصود ہے پاکی عقل و خرد ...... فقر کا مقصود ہے عفت قلب و نگاہ

علم فقیہ و حکیم فقر مسیح و کلیم ...... علم ہے جویائے راہ فقر ہے دانائے راہ

فقر مقام نظر علم مقام خبر ...... فقر میں مستی ثواب علم میں مستی حرام

اقبال نے فقر کے ترانے گائے تو اس لیے کہ انہیں اپنے زمانے میں بھی فقر پر عمل کی امید تھی اور ان کا خیال تھا کہ ہماری تہذیب ایک بار پھر کمال کی سطح پر فقر کی بازیافت کو ممکن بنائے گی؛ یعنی اقبال کے یہاں فقر کے ترانے ''وقت کی راگنی'' ہیں ''بے وقت کی راگنی نہیں''۔ مگر یہ بات یاسر پیرزادہ جیسے کم عقلوں کی سمجھ میں تھوڑی آسکتی ہے۔

اب ہم اس سوال پر غور کرتے ہیں کہ کیا عہد جدید میں فقر کی زندگی بسر کرنا ممکن ہے؟ اس سلسلے میں پہلی بات یہ ہے کہ ہم ایسے کئی لوگوں سے آگاہ ہیں جنہوں نے پوری زندگی دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔ حالاں کہ دنیا ان کی رسائی میں تھی ان کے آگے ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ فقر کی زندگی کا تجربہ اب تمام نہیں۔ اس کی کئی وجوہ ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ فقر تصور اور علم کی سطح پر بھی ہمارا مثالیہ یا ہمارا Ideal نہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ابلاغ کے تمام ذرائع پر ایسے لوگ قابض ہیں جو ''دنیا پرستی'' کو ''قدر'' بنانے پر تلے ہوئے ہیں اور انہوں نے ''روحانی زندگی'' تصور کو ایک قدر کی حیثیت سے باقی نہیں رہنے دیا۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں فقر کے ''نمونے'' نایاب ہو گئے ہیں۔ چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ ہر چیز کیلئے گنجائش پیدا کرنی پڑتی ہے؛ یعنی Capacity building کی راہ ہموار کرنی پڑتی ہے۔

بدقسمتی سے ہمیں دنیا سے ایسا عشق ہو گیا ہے کہ اس کیلئے ہم اپنے اندر انقلاب بھی برپا کر سکتے ہیں مگر دین کیلئے ہمیں چار قدم چلنا بھی دشوار محسوس ہوتا ہے۔ ہم ایسے درجنوں لوگوں کو جانتے ہیں جو ملٹی نیشنل اداروں میں کام کرتے ہیں اور ملٹی نیشنل ادارے ان سے روزانہ آٹھ سے دس اور کبھی کبھی دس سے بارہ گھنٹے روز کام لیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان کی خانگی، خاندانی اور دوستانہ زندگی تباہ ہو جاتی ہے مگر ملٹی نیشنلز کی تنخواہ اور مراعات کیلئے وہ سب کو بخوبی برداشت کرتے ہیں، حالاں کہ 25 سال پہلے یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ لوگ اپنی پوری سماجی، نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی زندگی ملٹی نیشنلز کے نام کر دیں گے اور اپنے اندر اپنی نوکری کیلئے اتنی گنجائش پیدا کریں گے کہ وہ خود اپنے لیے بھی میسر نہیں رہیں گے۔ سوال یہ ہے کہ کیا فقر کی زندگی ہم سے جن قربانیوں کا تقاضا کرتی ہے ہم ان کیلئے آسانی سے تیار ہو سکتے ہیں؟ اس سوال کا جواب عیاں ہے۔ ہم ''مادی ترقی'' کرنا چاہتے ہیں اور اس کیلئے کچھ بھی کر سکتے ہیں مگر ہم ''روحانی ترقی'' نہیں کرنا چاہتے اور اگر چاہتے بھی ہیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ اس سے ہماری دنیا متاثر نہ ہو۔ حالاں کہ رسول اکرمؐ فرما چکے ہیں دین کی محبت سے دنیا کا نقصان ضرور ہوگا اسی طرح دنیا پرستی سے دین کو ضرور ضرر پہنچے گا۔ یہاں سوال یہ ہے کہ فقر سے آدمی کو کیا میسر آتا ہے؟ اس سوال کا کچھ جواب اقبال کے بعض شعروں سے پہلے ہی فراہم ہو چکا لیکن اس حوالے سے اقبال کے دو شعر اور ملاحظہ کریجیے۔ فرماتے ہیں:

اس فقر سے آدمی میں پیدا ...... اللہ کی شان بے نیازی

کے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے ...... وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روح قرآنی

مگر سوال تو یہ بھی ہے کہ عہد حاضر میں فقر کو بسر کرنا کیوں دشوار ہے۔ اس سلسلے میں بھی اقبال کا ایک شعر بے مثال ہے۔ فرماتے ہیں:

دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو ...... ہوتے ہیں پختہ عقاید کی بنا پر تعمیر

اس کے معنی یہ ہیں کہ یاسر پیرزادہ اور ان جیسے لوگوں کو اپنے خدا، رسول اکرمؐ اور آخرت کے ساتھ تعلق کا جائزہ لینا چاہیے۔ تعلق کی ان صورتوں میں نقص نہ ہوتا تو یاسر پیرزادہ کو کبھی نہ لگتا کہ عہد حاضر میں فقر کو بسر کرنا ناممکن ہے۔

حلال بینکنگ کے نام پر آخر کیوں حلال ہوتے ہیں مسلمان

غوث شیوانی

بھارت میں بینک کے سیونگ اکاؤنٹ اور فکسڈ ڈپازٹ پر ملنے والا منافع سود ہے یا نہیں؟ بینک یا فنانس کمپنیوں سے حاصل ہونے والی زائد رقم لینی جائز ہے یا نہیں؟ بھارت جیسے ملکوں میں جہاں بینکنگ نظام ہی سود پر مبنی ہے، وہاں اگر بینکوں میں مسلمان اپنے اکاؤنٹ نہ کھلوائیں تو پھر کاروبار کیسے کریں؟ لین دین کیسے ہو؟ خاص طور پر موجودہ صورت حال میں جب کہ حکومت کی جانب سے پوری کوشش ہے کہ عوام، تمام لین دین آن لائن کریں۔۔۔ اس قسم کے سوالات اکثر ان مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں جو اسلامی احکام پر عمل کرنا چاہتے ہیں اور شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کے خواہاں ہیں۔ اللہ ورسول کی اطاعت کا جذبہ خواہ مسلمان کے لئے عبادت اور ثواب کا باعث ہو مگر کچھ لوگوں کے لئے یہ تجارت اور بدعنوانی کا ذریعہ بھی ہے۔ حال ہی میں بنگلور کی کمپنی آئی ایم اے نے مسلمانوں کی اسی فکر کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انھیں کروڑوں کی چپت لگادی۔ اس سے پہلے نوہیرہ شیخ کا 'ہیرا گروپ' بھی ایسا ہی کر چکا ہے جب کہ آج بھی بہت سی چھوٹی چھوٹی کمپنیاں مسلمانوں کے بیچ سرگرم ہیں اور اسلامی بینکنگ کے نام پر ان کے سرمایے کو نکلوا کر اپنے مصرف میں لا رہی ہیں۔ آنے والے دنوں میں اگر اسلامی فنانس کے نام پر کوئی نیا گھوٹالہ سامنے آتا ہے تو کسی کو حیرت میں نہیں پڑنا چاہئے۔ بہت سے مسلمان زیادہ منافع کے لالچ میں بھی ان کمپنیوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

بینک کے منافع کا شرعی حکم؟

اسلام میں سود ناجائز وحرام ہے جس کی وضاحت قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں کر دی گئی ہے۔ اب دوسرا سوال یہ ہے کہ بھارت میں بینک سے ملنے والی اضافی رقم سود ہے؟ اور اس کا لینا ناجائز ہے؟ اس سلسلے میں دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء کا فتوی اس کی ویب سائٹ پر یوں ہے:

''بیاز کے طور پر جو اضافی رقم اکاؤنٹ میں آتی ہے اسے بینک سے نکال کر غرباء پر صدقہ کر دیں خود استعمال کرنا جائز نہیں۔ کرنٹ اکاؤنٹ میں پیسے جمع رکھیں اس میں سنا ہے کہ سود نہیں ملتا یا بہت کم ملتا ہے اور جو خدمات بینک فراہم کرتا ہے ان کا چارج لے لیتا ہے یہ جائز ہے اس میں اکاؤنٹ کھلوانے میں کوئی گناہ نہیں۔ سیونگ اکاؤنٹ بھی مجبوراً کھلوا سکتے ہیں لیکن جو سود کی رقم ملے اسے نکال کر غرباء پر صدقہ کر دیں۔ فکسڈ اکاؤنٹ میں رقم جمع کرنا جائز نہیں، حرام ہے اور اضافی ملنے والی رقم سود ہے جس کا صدقہ کرنا واجب ہے۔''

دارالعلوم دیوبند کا ایک فتوی میڈیا میں موضوع بحث بن چکا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ بینکوں کے سودی سسٹم سے آمدنی کے سبب بینک ملازم سے شادی نہیں کرنا چاہئے۔

اس معاملے میں حنفی علماء کا ہی ایک دوسرا گروپ مختلف نظریہ رکھتا ہے۔ اہل سنت والجماعت کے ایک مرکزی دینی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور، اعظم گڑھ) کے صدر مفتی اور جدید مسائل کے محقق علامہ نظام الدین مصباحی کا کہنا ہے کہ بھارت میں بینک سے سیونگ اکاؤنٹ وغیرہ پر جو جمع سے زیادہ رقم ملتی ہے، وہ سود نہیں ہے۔ اس کا لینا جائز ہے اور اپنے کسی بھی دینی یا دنیوی کام میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی کے ساتھ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص بینک سے قرض لیتا ہے اور اس پر بینک کو زیادہ رقم دیتا ہے تو یہ سود ہے اور ناجائز وحرام ہے۔ واضح ہو کہ یہاں کے علماء کا ابتدا سے یہ موقف رہا ہے کہ بھارت میں بینک سے جو منافع ملتا ہے، اس پر سود کی تعریف صادق نہیں آتی ہے۔ (اس سلسلے میں مفتی نظام الدین مصباحی کا ویڈیو یوٹیوب پر دیکھا جا سکتا ہے۔) ادھر بینکوں کے طریقہ کار سے واقفیت رکھنے والے ایک روشن خیال مسلمان شاہد خان کا کہنا ہے کہ بینکوں سے ملنے والی اضافی رقم، اصل میں کرنسی کی گرتی قدر کا معاوضہ ہے، جسے کچھ لوگ سود قرار دیتے ہیں مگر یہ سود نہیں۔

حلال کے نام پر حلال ہوتے مسلمان

موجودہ حالات میں بینکوں کے تعاون کے بغیر کاروبار کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس سلسلے میں شرعی احکام کے تعلق سے علماء رہنمائی کرتے رہتے ہیں مگر جو پریشانیاں ہیں، ان کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔ بھارت میں اب تک حکومت اور ریزرو بینک نے اسلامی بینکنگ کی اجازت نہیں دی ہے، باوجود اس کے کچھ چھوٹے کوآپریٹیو بینکوں اور فنانس کمپنیوں کی طرف سے اسلامی بینکنگ کے دعوے سامنے آتے رہتے ہیں اور حکومتیں ایسی کمپنیوں کے خلاف کارروائی بھی نہیں کرتی ہیں۔ حلال کمائی کے نام پر ہزاروں مسلمانوں کو بنگلور کا منصور خان چونا لگا چکا ہے۔ اب سانپ گزر جانے کے بعد حکومت لکیر پیٹ رہی ہے اور سرمایہ کار اپنی ڈوبی ہوئی رقم کے غم میں سینہ کوبی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے نوہیرہ شیخ نامی خاتون نے 'ہیرا گروپ' بنا کر کروڑوں کا گھوٹالہ حلال آمدنی کے نام پر کیا تھا اور ابھی بھی جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے۔ دلی کا الفلاح ماضی کی داستان بن چکا ہے۔ آئی ایم اے کے تعلق سے ایک نیا انکشاف ہوا ہے کہ اربوں روپے کے گھوٹالے سے پہلے ہی اس کے بارے میں بھارتیہ ریزرو بینک (RBI) نے کرناٹک حکومت کو خبردار کیا تھا لیکن پچھلی سدھرمیا حکومت اور موجودہ کمارسوامی حکومت نے اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کی۔ نتیجہ سامنے ہے۔ بنگلور میں ہوئے اربوں روپے کے ''حلال گھوٹالے'' سے منسلک جو دستاویز سامنے آئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ریزرو بینک آف انڈیا نے 2017 میں حکومت سے آئی ایم اے سمیت نصف درجن فرضی کمپنیوں کے خلاف کارروائی کی سفارش کی تھی تاکہ فراڈ کو روکا جا سکے، لیکن اس کے باوجود، سدھرمیا حکومت نے اسے نظر انداز کیا، بعد میں، کمارسوامی حکومت نے بھی اسے نظر انداز کیا۔ دستاویزات میں آر بی آئی کی ایڈوائزری کمیٹی کی سفارش میں صاف کہا گیا ہے کہ آئی ایم اے کے ساتھ ساتھ بہت سی دیگر کمپنیوں کے خلاف کارروائی کی جائے تاکہ دھوکہ دہی سے بچا جا سکے لیکن حکومت نے ان کمپنیوں کے خلاف ضروری قدم نہیں اٹھائے، اور نتیجہ سامنے ہے۔ اب بتایا جا رہا ہے کہ یہ گھوٹالہ مجموعی طور پر تقریباً 15 ہزار کروڑ روپے کا ہے۔

کے رحمان خان کے سوالات

راجیہ سبھا کے سابق ڈپٹی چیئرمین کے رحمان خان نے آئی ایم اے معاملے میں کئی اہم سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آر بی آئی کی ہدایات کے باوجود حکومت خاموش کیوں رہی؟ پولیس نے کارروائی کیوں نہیں کی؟ دو سال تک یہ لوگ کیا کر رہے تھے؟ محکمہ انکم ٹیکس کے چھاپے کے باوجود آئی ایم اے اپنا دھندہ کس طرح کرتا رہا؟ واضح ہو کہ آئی ایم اے نے ایک لاکھ روپے کے بدلے ہر مہینے 3 ہزار روپے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ علماء اور بارسوخ مسلمانوں نے کمپنی کے لئے پرچار بھی کیا تھا۔ اس کے نتیجے میں، کسی نے گھر اور زیورات بیچ کر کے پیسہ لگایا تو کسی نے اس میں اپنی تمام پنشن کی رقم لگادی۔ دراصل 2018 میں ریاستی حکومت نے ان کمپنیوں کے خلاف کارروائی کے لئے نوٹس تو جاری کی لیکن یہ صرف کاغذوں تک محدود رہا۔

سبزی بیچنے والی کیسے بنی 17 کمپنیوں کی ڈائرکٹر؟

سبزی بیچنے والی ایک خاتون اچانک 17 کمپنیوں کی ڈائرکٹر کیسے بن گئی؟ یہ بات آج سب کو حیران کرتی ہے مگر ابتدا میں کسی نے اس پر شک نہیں کیا اور اس نے کرناٹک کے گزشتہ اسمبلی انتخابات میں کروڑوں روپے خرچ کر کے خود الیکشن لڑا تھا اور اپنے امیدواروں کو بھی الیکشن لڑایا تھا۔ نوہیرہ شیخ نامی اس خاتون نے الیکشن پر جی کھول کو پیسے اڑائے تھے اور فلم اسٹارس تک کو الیکشن پرچار کے لئے بلایا تھا۔ اس سے پہلے اس نے گجرات اسمبلی الیکشن میں بھی اپنے امیدوار اتارے تھے۔ اس کی پہنچ بی جے پی صدر امت شاہ تک تھی اور اس نے اپنی آل انڈیا مہیلا امپاورمنٹ پارٹی کے امیدوار صرف مسلم علاقوں میں اتارے تھے جن سے مسلم ووٹ تقسیم ہوں اور بی جے پی کو فائدہ پہنچے۔ اب یہ برقع پوش خاتون نوہیرہ شیخ تقریباً 500 کروڑ روپوں کے دھوکہ دہی کے الزامات کے ساتھ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے۔ سرمایہ کاروں کے وکیل شان الہٰی ترکی کا کہنا ہے کہ اس نے صرف مسلم سرمایہ کاروں کا پیسہ لگایا تھا اور اللہ ورسول کا حوالہ دیتے ہوئے حلال آمدنی دینے کی بات کی تھی۔

زبان خلق کیا کہتی ہے؟

نوہیرہ شیخ نے مسلمانوں کے مذہبی جذبے کا فائدہ اٹھایا اور ایک سبزی بیچنے والی سے 17 کمپنیوں کی ڈائرکٹر بن گئی۔ دھاراوی (ممبئی) کے رہائشی ذاکر نے بتایا کہ میں نے 12 لاکھ روپے لگائے تھے۔ اس کا کہنا ہے کہ پیسے لینے کے دوران کمپنی کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ اسے کاروبار میں لگایا جائے گا، اگر فائدہ ہو سکتا ہے تو نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اب اگر نقصان ہوا تو اس میں نوہیرہ کی کیا غلطی ہے؟ جبکہ دوسرے سرمایہ کار عبدالرحیم چاند کہتے ہیں کہ پیسے کی غیر ادائیگی کی وجہ سے بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ ہر ایک کو اس کا پیسہ واپس ملنا چاہئے۔ واضح ہو کہ نوہیرہ شیخ کی کمپنی ہیرا گروپ سرمایہ کاروں کو 30 سے 40 فیصد منافع دینے کے خواب دکھائی تھی لہٰذا کرناٹک، آندھرا، تلنگانہ اور مہاراشٹر کے مسلمانوں نے اس کی کمپنی میں کروڑوں روپے کی سرمایہ کاری کر دی۔ اب نوہیرہ کے خلاف اتنا غصہ ہے کہ ایک سماعت کے دوران، اس پر ایک شخص نے کورٹ کے احاطے میں حملہ کر دیا تھا۔

The Urdu Daily WATTAN وطن

باقیات

101

پیسہ نہیں ہے، وہ اپنے خاندانوں کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتے ہیں اور اس کا واحد حل تعاون ہے"۔ انہوں نے کہا ''مودی نے تعاون پر مبنی ترقی کو وسعت دینے کا کام کیا ہے۔ یہ مان لیا جائے کہ جس بینک میں سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ہیں وہی کامیاب ہے۔ جنتا سہکاری بینک کے ذخائر **9600** کروڑ سے زیادہ ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کا بینک پر اعتماد ہے۔ جنتا سہکاری بینک نے بھی سماجی خدمت میں گراں قدر تعاون کیا ہے۔ امیت شاہ نے یہ بھی کہا، ''اس کا پورا کریڈٹ مرلی دھر موہول کو جاتا ہے''۔

102

اور **JKPCC** نے **8.96** کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے تعمیراتی کام شروع کیا تھا۔ ایک طویل انتظار کے بعد، وسطی کشمیر کے گاندربل ضلع کے ککن کے اکھال علاقے میں واقع **84** میٹر لمبے پل کو ہفتہ کو سرکاری طور پر عوام کے لیے کھول دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ضلع گاندربل کے علاقے ککن میں نالہ سندھ پر تعمیر کیے گئے اہم پل کا افتتاح کیا۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کیساتھ ممبر اسمبلی ککن میاں مہر علی اور انتظامیہ کے سینئر افسران اور چیف انجینئر پی ڈبلیو ڈی بھی تھے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اکھال پل کاسنگ جیاد، جو کھول، اکھل اور اس کے ملحقہ علاقوں کے کئی دیہاتوں کو ملاتا ہے، **2008** میں رکھا گیا تھا۔ تاہم، اس منصوبے کو متعدد تاخیر کا سامنا کرنا پڑا، جس سے مقامی آبادی کو مایوسی کیساتھ ساتھ مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ گزشتہ سال ممبر اسمبلی ککن کے میاں مہر علی نے اپنی انتخابی مہم کے دوران عوام کو یقین دلایا تھا کہ یہ پل جلد ہی فعال ہو جائے گا۔ پل کے دوبارہ کھلنے سے مقامی آبادی کو بے پناہ خوشی اور راحت ملی ہے۔ رہائشیوں نے پل کو عوام کیلئے وقف کیے جانے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے لیے بہت بڑی حرکت ہے کہ یہ پل بالآخر دوبارہ کھل گیا ہے۔ ہم نے اس دن کو دیکھنے کے لیے دعا کی تھی، جیسا کہ ہم گزشتہ **17** سالوں سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

103

مطابق معروف صحافی نصیر احمد کے انتقال پر صحافتی برادری اور مختلف صحافتی انجمنوں اور میڈیا اداروں نے سخت صدمہ ظاہر کرتے ہوئے مرحوم کے لواحقین کیساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں ہفتہ کے روز، پریس کلب آف کشمیر میں سرپرست وصدر پریس کلب محمد سلیم پنڈت کی صدارت میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ ایگزیکٹو باڈی نے کلب کے احاطے میں مرحوم نصیر احمد کی روح کے ایصال ثواب کیلئے دعا کی اور مرحوم کے لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ انجمن اردو صحافت جموں وکشمیر کی مجلس عاملہ اور جے کے این ایس کے جملہ اراکین نے بھی صحافی نصیر احمد کے اچانک انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے لواحقین کیساتھ ہمدردی اور تعزیت ظاہر کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور جملہ سوگواران کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق وصلاحیت عطا فرمائے، آمین۔

104

سرینگر سمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت کشمیر وادی کے **3** اضلاع میں روزانہ **100** گاڑیاں مختلف روٹوں پر دوڑتی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے میں اب انٹر ڈسٹرکٹ رابطے کو بڑھانے اور لوگوں کو راحت پہنچانے میں مزید **100** ای بسیں شامل کی جارہی ہیں۔ ڈاکٹر اویس احمد نے کہا کہ پی ایم ای بس سیوا میں مزید **100** بسوں کی منظوری دے دی گئی ہے اور اب ای بسوں کی یہ تعداد **100** سے بڑھ کر **200** ہو جائے گی۔ ایک سوال کے جواب میں سری نگر اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر اویس احمد نے کہا کہ آنے والے مہینوں میں ای بس سروس جنوبی کشمیر کی سڑکوں پر دوڑتی نظر آئے گی اور اننت ناگ میں ان بسوں کیلئے چارجنگ پوائنٹ بنانے کیلئے زمین کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اننت ناگ ضلع کے بعد ہم شمالی کشمیر میں بھی اسی طرح ای بس خدمات کو متعارف کرنے جارہے ہیں۔ کیونکہ دیگر اضلاع سے بھی ای بس سروس شروع کرنے کیلئے لوگوں کی ڈیمانڈ یا مانگ بڑھ رہی ہے۔ کمشنر ڈاکٹر اویس احمد نے کہا کہ ای بسوں کی وجہ سے شہر سرینگر میں پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم میں نمایاں بہتری دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ایک تو یہ ای گاڑیاں مسافروں کو آرام نہ صرف وہ سفر کا احساس دلاتی ہیں۔ دوسرا یہ کہ یہ سروس شام دیر تک شہر سرینگر کی سڑکوں پر مسافروں کے لیے دستیاب رہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسافروں کی سہولیت کیلئے **360** نئے بس اسٹاپ تعمیر کیے جارہے ہیں اور ان بس اسٹاپس پر لوگوں کی راحت رسانی اور روٹ پر چلنے والی ای بسوں سے متعلق معلومات کی خاطر سکرین نصب کیے جائے۔ تاکہ مسافروں کو گاڑیوں کے وقت، روٹ پر چلنے والی بسوں جانکاری مل سکے اور وہ باخبر رہ کر اپنے سفر آسان اور آرام دہ بنائیں۔

105

یکم مارچ کو کھلے گئے اور درس وتدریس کا عمل دوبارہ شروع ہوگا۔ یکم مارچ سے سکول کھولنے کی تیاریاں محکمہ کی جانب سے بھی بڑے پیمانے پر شروع کی گئیں ہیں جس کے ساتھ ہی اول سے آٹھویں جماعت تک کے سکولوں کے ساتھ ساتھ ہائر سیکنڈریوں، کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں معمول کا درس وتدریس کا کام شروع کیا جارہا ہے۔ اس ضمن میں محکمہ تعلیم کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے بتایا کہ وادی کشمیر کے اسکولوں میں معمول کا درس وتدریس یکم مارچ سے باضابطہ طور پر شروع ہوگا۔ ادھر اسکولوں کو دوبارہ کھولنے سے پہلے محکمہ تعلیم نے اسکولوں کے سربراہوں کو ہدایت دی کہ وہ اداروں کے احاطے کو صاف ستھرا اور تہوار کے انداز کے ساتھ یقینی بنائیں۔ ڈائریکٹوریٹ آف سکول ایجوکیشن کشمیر نے ایک سرکلر میں کہا ہے کہ موسم سرما کی تعطیلات کے بعد سکول یکم مارچ کو دوبارہ کھلنے جارہے ہیں جسے ایک خوش آئند تقریب کے طور پر منانے کی ضرورت ہے۔ محکمہ تعلیم نے سربراہان کو مشورہ دیا کہ اسکولوں کے دوبارہ کھلنے کو ایک تہوار کے ماحول میں منانے کی ضرورت ہے تاکہ طلبا کو اسکول کے سازگار ماحول میں راغب کیا جاسکے۔ جاری سرکیولر میں مزید کہا کہ سربراہان اسکول کھولنے سے پہلے تمام مطلوب انتظامات کو تیار رکھنے کے ذمہ دار ہوں گے اور اگر ضرورت ہو تو پینے کے پانی، بجلی، بیت الخلاء، کھڑکیوں وغیرہ کے حوالے سے معمولی مرمت اور ریٹروفٹنگ کو یقینی بنائیں گے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اسکول کے احاطے کو صاف ستھرا اور تہوار کے انداز کے ساتھ رکھا جانا چاہیے۔

106

سرینگر آنے والے ہزاروں کی تعداد میں مسافروں نے اپنی روداد بیان کرتے ہوئے کہا کہ تویرا، سومو اور دیگر چھوٹی گاڑیوں کے ڈرائیوں نے جموں سے آرہے مسافروں کو لوٹنے میں کوئی بھی کسر باقی نہیں رکھی ہے۔ مسافروں نے الزام لگایا کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے مقرر کردہ کرایہ کو ڈاریو بالاطاق رکھ کر اپنی من مانی کر رہے ہیں اور مسافروں سے دوگناہ کرایہ وصول کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سی این آئی نمائندے کے مطابق اس وقت جب سرمائی تعطیلات ختم ہورہی ہے اور وادی میں سکول دوبارہ کھل رہے ہیں اسلئے جموں میں مقیم کشمیریوں کا وادی لوٹنا ناگزیر بن گیا ہے جس کا ٹرانسپورٹر ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مسافروں کو دو دو ہاتھوں لوٹ رہے ہیں۔ مسافروں کا کہنا تھا کہ اس ضمن میں ہم اعلیٰ حکام سے مداخلت کی اپیل کرتے ہیں تاکہ مسافروں کے مشکلات کا ازالہ کیا جائے۔

107

ٹیکنالوجی میں خود کفالت ملک کیلئے ایک اسٹریٹجک ضروری ہے اور اسے مزید نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ قوم کی سلامتی کو سنے تو آؤٹ سورس کیا جاسکتا ہے اور سنے ہی دوسروں کی بڑی تعداد پر انحصار کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب کوئی بھی کاؤنٹی آج کے سیکورٹی کے منظر نامے میں جدید ترین، جدید ترین ٹیکنالوجی کا اشتراک کرنے کو تیار نہیں ہے۔ جنرل دیودی نے کہا ''ہندوستانی فوج ان حقائق سے واقف ہے اور اس نے اس بات کو یقینی بنانے کا عزم کیا ہے کہ ہماری صلاحیت کی ترقی خود انحصاری کے اصول پر مبنی ہے اور مخصوص ٹیکنالوجیز کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ہم ان دونوں پہلوؤں پر ٹھوس اقدامات کر رہے ہیں۔'' جنرل اوپیندر دیودی نے کہا ''ہم نے مصنوعی ذہانت، ڈیٹا اینالیٹکس، **5G** اور آٹومیشن کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کیلئے ایک سنٹر آف ایکسیلنس بنایا ہے۔ AI انجنوں کے ساتھ سافٹ ویئر کی اندرون ملک ترقی ہمارے میدان جنگ کے سینسرز میں نمایاں ہونا شروع ہوگئی ہے۔ سیٹلائٹ کی تصویر کشی کیلئے AI پر مبنی ٹولز ہمارے کلیدی حصول کا حصہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستانی فوج ان حقائق سے واقف ہے اور اس بات کو یقینی بنانے کا عزم کیا ہے کہ ہماری صلاحیت کی ترقی خود انحصاری کے اصول پر مبنی ہے اور مخصوص ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔

108

کیا گیا۔ پولیس کے ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ اس معاملہ کی تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ دراندازی کے خلاف رکاوٹ کے نظام کے ایک حصے کے طور پر، آگے کے علاقوں میں بارودی سرنگیں لگی ہوئی ہیں جو کبھی کبھی بارش سے بہہ جاتی ہیں جس کے نتیجے میں اس قسم کے حادثات رونما ہوتے ہیں۔ ادھر سیکورٹی فورسز نے پونچھ ضلع کے سورنکوٹ علاقے میں ایک پرانا زنگ آلود شیل برآمد کیا۔ ذرائع نے بتایا کہ فورسز نے پونچھ کے سورنکوٹ علاقے میں ایک زنگ آلود پرانا مارٹر شیل برآمد کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سلسلے میں تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

109

کے بعد انہوں نے پولیس کو مطلع کیا اور پولیس کی ٹیم موقعہ پر پہنچ گئی جس دوران انہوں نے وہاں نعش کو اپنی تحویل میں لیا۔ نعش کی شناخت کرشا کرمال (**31**) ولد دنیشور کرمال ساکنہ جھارکھنڈ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ نعش کو تحویل میں لینے کے بعد ضروری لوازمات کی ادائیگی ہوئی جس کے بعد نعش آخری رسومات کیلئے لواحقین کے سپرد کردی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں کیس درج کرلی گئی اور تحقیقات جاری ہے۔

110

سیکورٹی صورتحال اور آپریشنل تیاریوں کا بھی جائزہ لیا جبکہ فوجی افسران نے انہیں آپریشنل تیاریوں کے بارے میں مکمل تفصیلات فراہم کی۔ اس موقعہ پر فوجی کمانڈر نے آپریشنل تندرستی کی تعریف کی اور تمام رینکوں کو اوپ ٹیمپو کو برقرار رکھنے کی تاکید کی۔ فوج کے وائٹ نائٹ کارپس نے ایکس پر لکھا ''فوج کے کمانڈر نے جموں میں ایک مشترکہ سیکورٹی میٹنگ کی صدارت کی۔ جس دوران انسداد دہشت گردی گرڈ، سپاہی شہری رابطہ اور آپریشنل تیاریوں کے بارے میں بریفنگ دی گئی''۔ اس موقعہ پر انہوں نے تمام رینکوں کو تاکید کی جو انسداد بغاوت گرڈ کا حصہ ہیں آپریشن کی رفتار کو برقرار رکھیں۔ خیال رہے کہ اس سے قبل انہوں نے بڑے پیمانے پر سیکورٹی کا جائزہ لیا۔

111

کے پہلے دن روزے کے اوقات، **13** گھنٹے اور **18** منٹ ہوں گے اور رمضان کا مختصر ترین دن ہوگا۔ رمضان المبارک کا آخری روزہ **14** گھنٹے اور **14** منٹ کے حساب سے طویل ترین ہوگا۔

112

پر مہم چلائی گئی۔ التجا مفتی نے مہم شروع کرنے کے بعد صحافیوں کو بتایا کہ ہم یہاں ایک سنگین مسئلہ کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ منشیات اور شراب جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی ہے۔ التجا مفتی نے کہا کہ پارٹی ممبر اسمبلی کپوارہ میر محمد فیاض نے جموں وکشمیر اسمبلی میں شراب پر پابندی کا بل پیش کیا ہے۔ ہم نے دستخطی مہم پی ڈی پی کے دفتر سے شروع کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ منشیات اور شراب کا استعمال معاشرے کے اخلاقی تانے بانے کو متاثر کر رہا ہے۔ التجا مفتی نے مزید کہا کہ ہمارا مقصد منشیات کے خلاف آگاہی پیدا کرنا ہے۔ پچھلے کچھ سالوں میں جموں وکشمیر میں شراب کی بہت سی دکانیں کھلی ہیں اور شراب مفت دستیاب ہے۔ پی ڈی پی لیڈر نے کہا کہ ہم عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مہم کی حمایت کریں۔ دیگر سیاسی جماعتوں سے پی ڈی پی کے بل کی حمایت کرنے کی اپیل کرتے ہوئے، التجا مفتی نے کہا کہ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ ایک سماجی مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ دیگر جماعتیں ہمارا ساتھ دیں گی۔ التجا مفتی نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ نیشنل کانفرنس، پیپلز کانفرنس اور بی جے پی بھی اس بل کی حمایت کریں گے کیونکہ یہ سیاسی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ ایک سماجی مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں بے روزگاری بہت زیادہ ہے اور نوجوان خود کو بے بس محسوس کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ شراب اور منشیات کا استعمال کر رہے ہیں۔ پارٹی دفتر کے باہر پولیس کی بھاری موجودگی کا حوالہ دیتے ہوئے، التجا مفتی نے کہا کہ ہم یہاں کوئی ناخوشگوار واقعہ کرنے کیلئے نہیں ہیں، ہم امن وامان (مسئلہ) پیدا نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم یہاں صرف لوگوں سے منشیات اور شراب کو نہ کہنے کی اپیل کرنے آئے ہیں۔ التجا مفتی نے کہا کہ میں لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ یہاں آئیں اور اس دستخطی مہم کی حمایت کریں اور اپنا تعاون دیں۔ انہوں نے کہا کہ شراب یہاں ایک سنگین مسئلہ ہے اور اسے ممنوع قرار دینے کی ضرورت ہے۔ التجا مفتی نے زور دیکر کہا کہ میں شراب اور منشیات کی فروخت اور استعمال پر مکمل پابندی کا مطالبہ کرتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یوٹی اور مرکزی حکومتوں سے جموں وکشمیر کو شراب سے پاک خطہ بنانے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جس طرح بہار، گجرات اور ناگالینڈ کو شراب سے پاک ریاست بنایا گیا ہے اور اس کا سیاحت سے کوئی تعلق نہیں ہے، اسی طرح ہم جموں وکشمیر کو شراب سے پاک ریاست بنانے کی وکالت کرتے ہیں۔

113

بشیر احمد میر ساکنہ پنجورہ، شوپیان چلا رہا تھا سے یہ غیر معیاری کھاد ضبط کرلی گئی جبکہ ضبطی کے بعد، دکان کے مالک کو نائب تحصیلدار شوپیان نے وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا، اور احاطے کو سیل کردیا گیا۔ اسی دوران معلوم ہوا ہے کہ حکام نے اس معاملے میں تحقیقات شروع کردی ہے۔ ادھر حکام نے غلط برانڈ یا غیر معیاری زرعی مصنوعات کی فروخت میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کا انتباہ دیا ہے جس سے کسانوں اور فصلوں کی پیداوار کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

114

ساتھ رہنا چاہتے ہیں''۔ انہوں نے کہا ''پاکستان جموں وکشمیر کو چھیننے کی بات کرتا تھا لیکن اس وقت جموں وکشمیر کے دو منقسم حصوں میں بہت فرق ہے۔ جب جموں وکشمیر میں **G20** سمٹ اور فارمولا ون ریس جیسی تقریبات منعقد ہوتی تھیں، اسی وقت پاکستان میں کار ریس کا انعقاد کیا جاتا تھا۔ ہندوستان دنیا کی پانچویں بڑی معیشت ہے اور پاکستان کا یہ حال ہے کہ ان کے پاس کھانے کیلئے کپڑے نہیں ہیں''۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا ہندوستان پاکستانی زیر انتظام کشمیر کو واپس لانے کیلئے طاقت کا استعمال کرے گا تو ست شرما نے کہا کہ پی او کے کو واپس لینے کیلئے طاقت کا استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سال **2016** اور **2019** میں اس کی ضرورت تھی لیکن اس وقت حالات ایسے موڑ پر جارہے ہیں۔

از نیابت کوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب مسماۃ خدیجہ بیگم زوجہ غلام محمد میر ساکنہ مہاراج پورہ ککنم ذارہ تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق خود

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار وچوکیدار علاقہ سائلہ مذکور موضع مہاراج پورہ ککنم ذارہ تحصیل پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق Dental Surgeon SDH, Pattan سائلہ مذکورہ مورخہ 16/10/1949 کو پیدا ہوئی ہے۔ جسکے نسبت سائلہ مذکورہ کے حق میں DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کوم احمد پورہ

از نیابت کوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب مظفر حسین ملک پسر غلام مہدی ملک ساکنہ موضع نولوری تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود ملک جامع المہدی

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار وچوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع نولوری پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق School Records سائل مذکور کا پسر ملک جامع المہدی مورخہ 18/02/2013 کو پیدا ہوا ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنی دختر کے حق میں DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کوم احمد پورہ

OFFICE OF THE DISTRICT LEGAL SERVICES AUTHORITY

Alternative Dispute Resolution Centre Court Complex Kupwara

Subject: 1st National Lok Adalat of 2025 in District Kupwara, on March 08, 2025 (SATURDAY).

NOTIFICATION

As per the Action Plan issued by JK Legal Services Authority, for the year - 2025, District Legal Services Authority, Kupwara along with Tehsil Legal Services Committees is scheduled to organize National Lok Adalat on **08.03.2025 (Saturday)**, for amicable settlement of Pending/ Pre-Litigation cases at District Court Complex Kupwara as well as at Taluka Courts.

As such, all the parties/ litigants/ Advocates are informed to move an application to the court for fixing their cases/ disputes/ claims in the said Lok Adalat so that the cases be settled amicably. In case of Pre-Litigation Matters/ cases parties may move an application before this Authority or before the concerned Tehsil Legal Services Committees, Five (05) days prior to the date of the above scheduled Lok Adalat.

The following types of cases **Pre-litigation & Pending** before the trial courts shall be taken up for settlement in the said Lok Adalat.

PRE LITIGATION

1. NI Act cases under Section 138
2. Money recovery suits.
3. Labour and Employment Dispute cases.
4. Electricity and Water bills and other bill payment cases (excluding non-compoundable).
5. Maintenance cases.
6. Others (Criminal Compoundable, Matrimonial & other civil disputes)

PENDING IN THE COURTS

7. Criminal compoundable Offence
8. NI Act cases.
9. Money recovery cases.
10. MACT cases.
11. Labour and Employment Dispute cases.
12. Electricity and Water bills and other bill payment cases (excluding non-compoundable).
13. Matrimonial disputes (except divorce) Family disputes.
14. Land acquisition cases pending before civil courts/ tribunals.
15. Service matters relating to pay and allowances and retiral benefits.
16. Revenue cases pending in district and other Subordinate courts.
17. Other civil cases (such as rent, easementary rights, injunction suits, specific performance suits) etc.

(Mudasser Ahmad)
SUB-JUDGE/ SECRETARY
District Legal Services Authority
Kupwara

DIPK-12338/24
Dtd. 22-02-2025

OFFICE OF THE ASSISTANT DIRECTOR FISHERIES DISTRICT ANANTNAG

Advertisement

Applications are invited from unemployed youth / interested persons/ all categories of Fish Farmers/ FFPOs/Cooperative Societies/ Self Help Groups/ Entrepreneurs, Fisheries Graduates and Post Graduates etc of the Domiciles of District Anantnag, Department of Fisheries, for establishment of different components of the Scheme PMMSY like **Matsaya Kandera , Backyard ornamental Fish Rearing Unit for the Year 2024-25.**

The applications as per the following terms and conditions may be submitted in the District Fisheries Office Anantnag, up to **28-02-2025**. No application shall be entertained after the expiry of the scheduled date.

TERMS & CONDITIONS:

01. The applicants will submit detailed Project Report (DPR) with full justification & Technical economical details, including capital cost and the recurring cost, specific time lines for implementation of Project etc.
02. The applicants will provide documentary evidence of availability of requisite Land (either Own/ registered lease document) free from encroachments and encumbrances, source of finance like Banks consent to provide loan towards the Non – subsidy portion of the Project cost or declaration by the beneficiary for own investing, necessary clearances permissions etc.
03. The short listing of the sites with respect to feasibility shall be carried out by the District level Committee keeping in view the topography, climatic conditions and other parameters of the area amenable for establishment of intended units.
04. The final selection of the intended sites shall be the domain of District Level Committee framed vide Govt. Order No:- 944-JK (GAD) of 2020 dated:- 15-10-2020 and shall be guided by the necessary orders/ guidelines/ clarifications issued in this regard from time to time.
05. The payment shall be made in as per the guidelines of the Scheme.

Further details/ guidelines of the scheme can be had from office of Assistant Director Fisheries Anantnag during office hours' or visit to pmmsy.dof.gov.in

DIPK-12354/24
Dtd. 22-02-2025

Sd/- Assistant Director Fisheries
District Anantnag

Government of Jammu & Kashmir

Office Of The Executive Engineer (R&B) Electric Division Kashmir, Engineering Complex SrinagarRajbagh.

Near Silk Factory Srinagar- 190008.

(Short Term) NOTICE INVITING TENDER

E-NIT No.214/R&B/Electric Division Kashmir of 2024-25 issued under Endorsement No: ERB/10624-32

DATED:18-02-2025.

For and on behalf of The Government of J&K(U/T)e-tenders(in Double cover system)are Invited on percentage basis from approved and eligible Contractors registered with J&K UT Govt. CPWD, Railways and other State/UT/Central Government Departments for the following works:-

Sl. No.	Name of Work	Estimated. Cost (Rs. Lacs)	Cost of Tender/ Doc. (In Rs.)	2% Earnest Money (In Rs.)	Time of Completion (Calendar Days)	Class of Contract	Major Head of Account	Remarks
01	Upgradation of Seed Lab at Sonwar Like Roof B.W.O Electrification	Rs. 1.45/= Lacs	Rs. 200/=	Rs. 2900/=	Linked with progress of civil work	"AAT" Class Electrical	Capex Budget 2024-25	Accord of Administrative Approval Accorded Director State Forest Research Institute J&K Jammu vide endorsement No.JKFRI/Plan/2024-25/170-71 Dated: 10-10-2024.

1	Date of Issue of Tender Notice	18-02-2025
2	Period of downloading of bidding documents	19-02-2025from 12.00 PM
3	Bid submission **Start Date**	19-02-2025 from 12.00 PM
4	Bid Submission **End Date**	27-02-2025 upto 04.00 PM
5	Date & time of opening of Technical Bids **(Online)**	28-02-2025 at 02.00 PM in the office of Executive Engineer R&B Electric Division Kashmir, Engineering Complex Srinagar Rajbagh.
6	Date & time of opening of Financial Bids**(Online)**	**To be notified after technical bid evaluation is completed.**

The bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, drawings, bill of quantities(BOQ), set of terms and conditions of contract and other details can be seen /downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:

Note:- The Bidders are advised to read all conditions laid down in the E-NIT carefully before uploading soft's copy.

As per Circular issued by the Government of Jammu and Kashmir Civil SecretariatFinancedepartmentvideNo. OM No. A/24(2017)-851 dtd.07-06-2018w/[illegible]

a) Furnishing of Hard Copies of bids immediately after submission of e-tenders is dispensed with. The same should be obtained only from the Bidder who's declared 1st Lowest (L-1) after opening of financial bids.

1. The Cost of tender document should be collected by introducing Treasury Challan (Receipt).

1.1. **The successful Bidder has to produce Performance Security Deposit @5% of contract value in the shape of CDR/ FDR/BG after issuance of Letter of Acceptance which shall be released after successful completion of work with DLP. The EMD @ 2% of successful bidder will be released only after the submission of 5% Performance Security deposit.**

1.2. **The bidder who so ever participate the e-tenders floated by this office will submit Additional Performance security in shape of CDR/FDR/BG in case the bidder has Submitted the below Percentage Bid against the Advertised Cost for the work as per below mentioned percentage Breakup in order to avoid unbalancing of e-tender and shall be released after 70% completion of work:**

S. No.	% age of Unbalanced bid Viz-a-viz advertised cost on account of Low Rate.	Additional Performancesecuritytobe Deposited on quoted bid by L1
1.	Upto and including 15%	NIL
2.	Greater than 15% upto& including 20%	5%
3.	Greater than 20% upto& including 25%	10%
4.	Greater than 25% upto& including 30%	15%
5.	Greater than 30% below	20%

The date and time of opening of Bids shall be notified on Web Site www.jktenders.gov.inand conveyed to the bidders automatically through an e-mail message on their e-mail address. The bids of Responsive bidders shall be opened online on same Web Site in the Office of the Executive Engineer R&B Electric Division Kashmir, Srinagar (Tender receiving authority)

2. The bids for the work shall remain valid for a period of 120 days from the date of opening of bids.
1. The Employer reserves the right to invite fresh tender without any Prior Notice to the Bidders.

DIPK-12304/24
Dtd. 22-02-2025

Sd/- Executive Engineer
R&B Electric Division Kashmir

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کر نئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی وسماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی وسماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگیہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے

اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے

اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کین گیلبر تھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیرڈک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحتیں پیدا کر کے انھیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کر سکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذ ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور انکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انھیں پورا نہ کر سکے۔

آج انہی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم وتربیت، صحت وخوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری "تعلیم وتربیت" کی کمی

تعلیم وتربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک وقوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہ ہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔ چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے، جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام و نصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انھیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکالش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمائے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکٹھا کرنے سے قاصر ہیں۔ جنھیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرروت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت وخوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہاں ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری کبھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انھیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گناہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلند ترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرروت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجوایٹ طلبا بیروزگار ہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے نا امید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی خستہ حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا۔ جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی، مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروری ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جا سکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے،

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہوگئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔ سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: مہر محمد طفیل لوہانچ

کبھی کبھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں

عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئے لوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقاء کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہیں جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پہ الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی، خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومیؒ کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبدالطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبالؒ کو بھی ان کی مشہور نظم شکوہ کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر جواب شکوہ لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علما، کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پہ کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے، الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے لاعلمی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجودہ حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل وغارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل وغارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل وغارت کا سبب بنتا جاتا ہے، خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جائے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہو جاتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل وغارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہوا اسی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنیوالے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم براداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلز مین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے نا تمام ارادوں اور نا آسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہیے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Bajaj Allianz Health Guard Policy helps you stay on guard financially so that you and your family members are always safe from uncertain medical events.

Key Features & Benefits

- *Pre and Post-Hospitalization Expenses*
- *Preventive Health Check-Up*
- *Recharge Benefit*
- *Super Cumulative Bonus (Platinum Plan)*

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23212V062223 | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0015/15-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,